بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه

(از حضرت امام جماعت احمدیہ)

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو
چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دلِ آرام نہ ہو
رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اُس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکین رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

سن ۱۹۳۰ء
احمدی جنتری

ایام سعد انکے بسرعت گذر گئے
[illegible] بھی اور آ کے یہ علیحدگی وہ آہ

[illegible] وقت کہ تھی جنکی انتظار سحر
ہم نے [illegible] جنکی کروڑوں ہی آخر

صد حیف ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا
واحسرتا کہ جیتے ہی جی ہم تو مر گئے

پیغام زندگی پہ رہے غفلت میں سو رہے
دیکھا نہ آنکھ کھول کے راہی کدھر گئے

بعہد سعادت

عالیمقام ذی الاحترام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان

مرتبہ

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

احمدی جنتری کا تیرھواں سال

بحسن اہتمام حافظ مبین الحق [illegible] مہتمم احمدی جنتری

قیمت فی جنتری ۲/

[illegible]

مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ صاحب پرنٹر

بائبل میں بہت سے لوگوں کو خدا کے بیٹے کہا گیا ہے۔ بلکہ بعض کو خدا بھی پھر مسیح کی تخصیص بے وجہ ہے (مسیح موعود)

سنہرا عقیدہ

(الفاظ مقدسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بعد حمد و صلوٰۃ میں عبد اللہ الاحد الصمد احمد ولد میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم۔ جو مؤلف کتاب براہین احمدیہ ہوں۔ حضرت خداوند کریم جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اکثر حصہ اپنی عمر عزیز کا تحقیق دین میں خرچ کر کے ثابت کر لیا ہے کہ دنیا میں سچا اور منجانب اللہ مذہب دین اسلام ہے۔ اور حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم خدا کے رسول اور افضل الرسل ہیں۔ اور قرآن شریف اللہ جل شانہٗ کا پاک کامل کلام ہے جو تمام پاک صداقتوں اور سچائیوں پر مشتمل ہے۔ اور جو کچھ اس کلام مقدس میں ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجوب ذاتی اور قدامت ہستی اور قدرت کاملہ اور اپنے دوسرے جمیع صفات میں واحد لا شریک ہے اور سب مخلوقات کا خالق اور سب ارواح اور اجسام کا پیدا کنندہ ہے۔ اور صادق اور وفادار ایمانداروں کو ہمیشہ کیلئے نجات دیگا۔ اور وہ رحمٰن اور رحیم اور توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ ایسا ہی دوسری صفات الٰہیہ و دیگر تعلیمات جو قرآن شریف میں لکھی ہیں۔ یہ سب صحیح اور درست ہیں اور میں دلی یقین سے ان سب امور کو سچ جانتا ہوں اور دل و جان سے اُن پر یقین رکھتا ہوں ؛ (از سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۲)

پاک جماعت

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک جماعت کرے۔ جان بوجھ کر اُن لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔ میں تم کو بتاکید منع کرتا ہوں کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو ؛ (مسیح موعودؑ)

ہر صدی کے سر پر مجدّد آنیکی وجہ

(مقدس کلام حضرت مسیح موعودؑ الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء)

یہ ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد آئے قرآن شریف بھی اِس حدیث کی صحت کا گواہ ہے (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ) صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے۔ اِسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سَو سال کے بعد کوئی نہ رہیگا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے اسی طرح ایک رُوحانی موت بھی واقع ہوتی ہے اس لئے صدی کے بعد ایک نئی ذُرّیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے اناج کے کھیت ہم دیکھتے ہیں۔ ہرے بھرے ہیں ایک وقت میں بالکل خشک ہونگے پھر نئے سرے پیدا ہو جاوینگے۔ اس طرح پر ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پہلے اکابر سَو سال کے اندر فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کر دیتا ہے جیسا رزق کا سامان کرتا ہے۔ بس قرآن کی حمایت کے ساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے ؛

کپڑا پہنتے ہیں۔ تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نئی ذُرّیت کو تازہ کرنے کیلئے سُنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد آتا ہے ؛

فرض منصبی جماعت احمدیہ

حضرت مسیح موعودؑ۔ حکیم جمال صاحب زیدہ نے سوال کیا ہم کو یہاں سے جا کر کیا بڑا کام کرنا چاہیئے۔ فرمایا ہماری دعوت کہ لوگوں کو سنایا جائے ہماری تعلیم سے انکو واقف کیا جائے۔ تقویٰ۔ توحید اور سچا اسلام کو سکھایا جائے ؛ (الحکم ۷ فروری سنہ ۱۹۰۳ء)

اسوقت اسلام پر حملہ کرنیوالوں کا جواب اگر کوئی جماعت دے رہی ہے تو وہ وہی جماعت ہے جو حضرت مرزا صاحبؑ نے قائم کی ہے۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

احمدی جنتریاں صرف سنہ ۱۹۲۰ء سنہ ۱۹۲۲ء سنہ ۱۹۲۳ء سنہ ۱۹۲۵ء سنہ ۱۹۲۶ء سنہ ۱۹۲۷ء سنہ ۱۹۲۸ء سنہ ۱۹۲۹ء مع جلد جنتری ہذا سے مل سکتی ہیں ؛

خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر اک قدم میں تمہارا مددگار ہے (مسیح موعودؑ)

ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا کہ آیا بے وضو قرآن شریف پڑھنا یا اذان دینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جائز ہے ۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکالمہ الٰہیہ اور تعلق باللہ

ہمارا اور دوسرے تمام لوگوں کا سب سے بڑا اختلاف اس امر میں ہے کہ ہم لوگ کہتے ہیں اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اسمیں وحی اور کشف کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہیگا۔ موجودہ اسلامی عقیدہ جسپر اکثر مسلمان اس زمانہ میں قائم ہیں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی الٰہی ہمیشہ کیلئے منقطع ہوگئی ہے اور اسکے قریب قریب دوسرے مذاہب کا بھی یہی خیال ہے اور انمیں سے ہر ایک کے نزدیک انکی آسمانی کتاب کے بعد الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے۔ اور اس کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہوگیا ہے ہم اس کے مقابلہ میں یہ کہتے ہیں بیشک دوسری قوموں پر تو انعام الٰہی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ مگر سچے مسلمانوں پر اس کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ قرآن کریم نے تو اسپر یہاں تک زور دیا ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سے ثابت کر دیا کہ منعم علیہم گروہ میں داخل ہو سکنے کیلئے روزانہ دعائیں مانگتے رہو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الٰہی منشاء یہ ہے کہ مسلمانوں کو منعم علیہم والے انعام بھی دیئے جاویں۔ ورنہ اس دعا کا سکھانا بے سود تھا۔ اور حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کریگا۔ کیونکہ جو شخص تجدید دین کے لئے مامور ہوگا وہ بغیر مکالمہ الٰہی کے مامور نہیں ہو سکتا۔ اور عقلی دلائل بھی اسکی تائید کرتے ہیں کہ اگر مکالمہ الٰہی کا انعام پہلے زمانوں میں خدا کے برگزیدوں کو ملتا تھا۔ تو اب کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے وہ راہ بند کر دی۔ تمام مذاہب کی یہی تعلیم ہے کہ خدا انکے کاموں کو دیکھتا ہے اور انکی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ہر اک مذہب نے اس امر کو بھی تسلیم کیا ہے کہ کسی وقت وہ بولتا بھی تھا۔ اور اپنے کلام سے نیک لوگوں کو مشرف کرتا تھا۔ اور مدت تک ایسا کرتا رہا۔ مثلاً ہندوؤں کے نزدیک کہ دور دنیا کے آغاز میں اس نے کلام کیا اور پھر نہیں کیا۔ یہودیوں کے نزدیک بنی اسرائیل کے انبیاء سے وہ ہمیشہ کلام کرتا رہا۔ عیسائیوں کے نزدیک حواریوں کے زمانہ تک وہ کلام کیا کرتا تھا۔ اور مسلمانوں کے نزدیک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تک۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے صفات ازلی و ابدی ہیں۔ اور اس کے دوسرے صفات سمع و بصر وغیرہ بیکار نہیں ہوئے۔ اور نہ کبھی ہونگے تو صفت کلام کو کس لئے معطل مان سکتے ہیں پس جس طرح وہ پہلے اپنے برگزیدوں سے کلام کرتا تھا ویسے ہی اب بھی کلام کرتا ہے اور کرتا رہیگا جس کو وہ چن لیتا ہے اسپر غیب کی مخفی خبریں ظاہر کرتا ہے جن کا جاننا انسان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے پس اسلام کے اندر ایک ایسے شخص کا موجود ہونا جسکو مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہو ازبس ضروری ہے۔ اور اسی وجہ سے اسلام زندہ مذہب کہلانے کا مستحق ہے۔ اور جس مذہب میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے پیروؤں کو تعلق باللہ کے مقام تک پہنچا سکے ایسے مذہب کی انسان کو کیا ضرورت ہے۔ وہ مردہ مذہب ہے جو انسان کو روحانی ترقی کے مراتب طے کرانیکی قابلیت نہیں رکھتا اور اسکو زندہ مذہب کا دعویٰ کرنا لغو ہے پس اس زمانہ میں احمدیہ سلسلہ ہی ایک زندہ مذہب کا نشان دیتا ہے کیونکہ اس کے بانی نے اپنا دعویٰ مورد وحی الٰہی ہونے کا بذریعہ متعدد پیشگوئیوں اور خارق عادت نشانات کے ذریعہ ثابت کیا۔

درود شریف:- درود شریف پڑھنے کا طریقہ اور اسکے فضائل۔ قیمت ۶/ - محمد یامین تاجر کتب قادیان سے منگاؤ

خدا نے مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجا۔ جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لیئے ضروری تھا (مسیح موعودؑ)

ربّ العٰلمین

اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ وہ کسی خاص فرقہ یا خاص قوم کا خدا نہیں ہے۔ اس نے اپنے کلام اور اپنی ہدایت کے سرچشمہ سے تمام دنیا کے حصوں کو منوّر اور مستفیض کیا ہے۔ اس نے کسی قوم سے بخل نہیں کیا۔ جن اُمور پر جسمانی حیات کا مدار ہے جیسے زمین۔ آگ۔ ہوا۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ اناج وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں ہر زمانے اور ہر ملکوں اور قوموں میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں محض چند روزہ زندگی کے لیئے ہیں۔ پس کس طرح یہ خیال کیا جائے۔ کہ وہ اُمور اور وہ ہدایتیں اور وہ آسمانی برکتیں جو جاودانی روحانی حیات کا مدار ہیں کسی خاص قوم اور کسی خاص ملک کو عطا ہوں اور دوسرے اس سے بے خبر رہ کر ہلاکت کے گڑھے میں ہیں۔ ہر اک دانا اور عقلمند جو تعصب اور بخل بات سے پاک ہے ہرگز ہرگز اس کو قبول نہیں کرے گا۔ اور خدائے تعالیٰ ربّ العٰلمین کو اس تہمت سے پاک سمجھے گا۔ کہ وہ کسی خاص قوم کا رب ہے اور دوسروں سے کنارہ کش ہے جس طرح انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی پہلی قوموں کو دی گئی ہیں ویسی ہی تمام قوتیں عربوں۔ فارسیوں۔ اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔ سب کے لیئے زمین فرش کا کام دیتی ہے۔ سب کے لیئے سورج۔ چاند تارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر ہوا۔ آگ۔ پانی۔ خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزیں اناج پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس اس جسمانی سلسلہ کو روحانی سلسلہ پر قیاس کر لو۔ خدا تعالیٰ کی ربوبیت اور فیض کسی واحد قوم پر محدود نہیں۔ نعوذ باللہ۔ کیا دوسرے خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں۔ گویا خدا نے ان کو پیدا ہی نہیں کیا۔ یا انکو ردی کی طرح پھینک دیا یا ان کو بھول گیا۔ پس یہ بات صحیح نہیں ہے کہ وہ کسی خاص قوم یا خاص ملک کا ربّ ہے نہیں نہیں وہ ربّ العٰلمین ہے جس طرح وہ ہر ملک کے باشندوں کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے اسی طرح اس نے ہر قوم کو روحانی تربیت سے فیضیاب کیا ہے۔ اسکی تصدیق قرآن پاک میں موجود ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ یعنی کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔ پس جہاں جہاں بھی خدا کے بندے لوگوں کی ہدایت کے واسطے آئے وہ سب راستباز تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ اور جن بزرگوں کے ذریعہ پاک ہدایتیں آریہ ورت میں نازل ہوئیں۔ یا انکے بعد راجہ رامچندر اور کرشن وغیرہ آئے یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے۔

دنیا میں سب سے بڑھ کر صلح اور امن کی یہی تعلیم بابرکت ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ سے تمام قومیں ایک قوم بن سکتی ہے۔ اور وہ تعلیم یہ ہے کہ ہر قوم آپس میں ایک دوسرے کے پیشواؤں اور بزرگوں اور مقدس بانیوں کو عزت سے یاد کریں۔ انہیں اصول پر ہمارے موجودہ امام نے ۱۷؍ جون والے جلسے مقرر کئے ہیں۔ تاکہ تمام مذاہب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکیں

نیّت سے یہ مراد نہیں کہ کہا جائے کہ پیچھے اِس امام کے اتنی رکعت مُنہ طرف کعبہ شریف وغیرہ وغیرہ بلکہ ذہن میں ہی نماز پڑھنے کی نیّت کرنی چاہیئے (ذکرالٰہی)

تبلیغی ٹریکٹ:- جداگانہ مضامین چھوٹے سائز سولہ سولہ صفحہ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے منگا کر تبلیغ کرو۔

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں (مسیح موعود)

احمدیت کا مقصد اور اسکی غرض

سلسلہ احمدیہ کا اہم مقصد اور اس مشن کی غرض دنیا میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان کو از سر نو زندہ اور تازہ کرکے انسان کو پاکیزگی کی راہوں پر چلاوے۔ اور گناہوں سے نجات پانیکی راہ بتاوے۔ اس سلسلہ کا دعویٰ ہے کہ صرف اسی میں شامل ہو کر انسان خدا کی راہوں کو پا سکتا ہے۔ اور اس دعویٰ کی تشریح یوں کیجاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان صرف منہ کی بات ہے جبتک کہ دل اس صداقت کے یقین سے بھرا ہوا نہ ہو جس کا اقرار منہ سے کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی پر قدرت کے ملاحظہ سے دلائل پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ دلائل صرف اس منطقی نتیجہ تک پہنچا سکتے ہیں کہ خدا ہونا چاہیئے۔ مگر اس خدا کو پہچاننا اور یقین سے جان لینا کہ واقعی وہ ہے بھی۔ یہ ایک بالکل الگ امر ہے۔ اور اس کا حصول صرف اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی قدرت اور علم کے خارق عادت نمونے دیکھے جاویں۔ جن کا اظہار صرف انبیاء اور رسل کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور ہوتا رہا ہے۔ اور قدیم سے یہی سنت الٰہی چلی آتی ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے اوقات میں جب زندہ ایمان لوگوں کے دلوں سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اپنے انبیاء کے ذریعہ اپنی عظیم الشان قدرتوں کا اظہار بذریعہ خارق عادت نشانوں کے کرکے اپنی ہستی کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے جس سے ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ایسی ہی ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ کیونکہ گذشتہ انبیاء کے نشان بطور قصوں کے ہو گئے ہیں۔ اور ان سے دلوں کے اندر وہ زندہ اور قوی ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ لوگوں کی اخلاقی حالتیں حد درجہ تک گر گئی ہیں۔ اور روحانیت سے لوگ بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور بھیجا۔ اور یہ وہی مامور ہے۔ جس کا آخیر زمانہ میں آنے کا ابتدا سے وعدہ دیا گیا تھا۔ کیونکہ جس نے وعدہ دیا تھا وہ اس بات کو جانتا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں ایک مامور کی ضرورت ہوگی۔ پس اسی وعدہ اور ضرورت کے مطابق ایمان اور مذاہب کو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مامور کو مبعوث فرمایا ہے تا کہ خدا کی ہستی کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے۔ جبتک زندہ ایمان دل میں پیدا نہ ہو گناہ کی غلامی سے انسان نجات نہیں پا سکتا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم کی تازہ بتازہ تجلیات کے مشاہدہ کے بغیر یقین کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ چنانچہ جس کے ذریعہ سے دلوں میں نور ایمان پیدا ہوتا ہے وہ سلسلہ احمدیہ ہی ہے۔ بحمد اللہ جو اس میں داخل ہوتے ہیں وہ حسب استعداد اور بتدریج طہارت اور پاکیزگی اور تعلق باللہ میں ترقی کرتے ہیں۔ پس سلسلہ احمدیہ ہی دنیا میں مذہب کو زندہ کرنے والا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس میں داخل ہو کر نجات کی راہ حاصل کرتے ہیں

نماز میں قسم قسم کے خیالات پیدا ہونے پر فرمایا۔ جو کچھ پڑھتے ہو۔ اگر سمجھ کر پڑھو تو پھر حضور پیدا ہونے لگے گا۔ (خلیفہ اوّل رض)

تبلیغی کارڈ:۔ مختلف تبلیغی مضامین بغرض تبلیغ محکمہ امین احمدیہ کتبخانہ قادیان [illegible] سے

۴ تمام دینی امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنّت والجماعت کا مذہب ہے۔ (مسیح موعودؑ)

حقیقت سلسلۂ احمدیہ

سلسلہ احمدیہ۔ اسلام میں اس تحریک کے بالمقابل واقع ہے۔ جو یہودی مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شروع ہوئی جس سے مراد وہ عیسائی مذہب نہیں جو آجکل حضرت عیسیٰؑ کے نام پر پھیل رہا ہے۔ بلکہ وہ تعلیم مراد ہے جس کو قرآن کریم حضرت عیسیٰؑ کی سچی تعلیم بیان فرماتا ہے سلسلہ عیسویہ کا خاص نشان جو اس کو یہودیوں کے باقی تمام فرقوں سے ممتاز کرتا تھا یہ تھا کہ اس سلسلہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کا مسیح موعود تسلیم کر لیا تھا۔ اور بنی اسرائیل میں جس قدر پیشگوئیاں اور اُمیدیں مسیح کے نام سے وابستہ چلی آتی تھیں ان سب کا حضرت عیسیٰؑ کے ظہور سے پورا ہونا مان لیا تھا۔ اسی طرح پر یہ سلسلہ احمدیہ کا امتیازی نشان جو اس کو مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے ممتاز کرتا ہے یہ ہے کہ یہ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بانیٔ سلسلہ کو مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتا ہے۔ اور جس قدر پیشگوئیاں اسلام کی آیندہ کامیابیوں اور غلبہ کے متعلق مسیح اور مہدی کے نام سے وابستہ ہیں۔ ان سب کا آپ کے ظہور سے پورا ہونا مانتا ہے لیکن اِن دونوں سلسلوں یعنی سلسلہ عیسویہ اور سلسلہ احمدیہ کے ابتدا میں ایک بڑا بھاری فرق بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سلسلہ موسویہ یعنی یہودی مذہب صرف ایک قوم بنی اسرائیل کے لئے تھا۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰؑ بھی صرف اسی قوم بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر چونکہ مذہب اسلام کل دنیا کے لئے آیا۔ اسی طرح سلسلہ احمدیہ بھی کل دنیا کے لئے آیا۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ صرف یہی نہیں کہ وہ اُن پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں جو اسلام میں مسیح یا مہدی کے متعلق ہیں۔ بلکہ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جسقدر قوموں کو آخری زمانہ میں کسی مصلح کے آنے کی اُمیدیں دی گئی ہیں۔ ان سب کی اُمیدیں آپ کے ظہور سے پوری ہوئیں۔ اور ہونگی۔ جیسا کہ عیسائیوں کو بھی مسیح کی دوبارہ آمد یا ایک دوسرے مسیح کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور ہندوؤں کو کرشن اوتار کی آخری زمانہ میں ظہور کی خبر دی گئی ہے۔ اور ایسا ہی بدھ مذہب والوں کو بھی اس آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان مصلح کی خبر دی گئی ہے۔ یہ اس لئے ہوا۔ کہ تا اس آخری زمانہ میں آنیوالا مصلح اور مامور تمام قوموں کو ایک کر دے۔ اور اُن کے باہمی تفرقوں اور اختلافوں کو مٹا دے پس وہ مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کیلئے کرشن ہو کر آئے۔ مبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لائے۔ اور امام الوقت کی بیعت کرے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو

دُعا بعد الاذان میں ہاتھ اُٹھانا ثابت نہیں اور نہ ہی یہ امر اسلام میں معمول بہ ہے۔ از حکیم الامۃ نورالدین اعظم - الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۵ء

کلام محمود مکمل ہر دو حصّہ: - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مکمل منظوم کلام - قیمت ۵ر محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ملیگا؛

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدمؑ سے شروع ہوئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی (مسیح موعودؑ)

مسیح کی آمد ثانی

سوال ہوتا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کے کیا معنی ہیں جس کا آخری زمانہ میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کے دو پہلوؤں پر بحث ہو سکتی ہے۔ اول عیسائی دوسرے مسلمان۔ کیونکہ مسیح موعود کی آمد کے دونوں مذہبوں کے لوگوں کو انتظار ہے۔ اور یہ اپنے اپنے رنگ میں اس کے الگ الگ معنی کرتے ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کو جاننا چاہیئے جس طرح مسیح اول نے حضرت الیاس کی آمد ثانی پر یوحنا کو پیش کیا تھا۔ کہ الیاس کی دوبارہ آمد سے مراد یہی ہے کہ اسکی قوت اور طبیعت اور روحانی رنگ میں رنگا ہوا ہو۔ اسی طرح آج مسیح ثانی نے بھی وہی معنی کئے جو اس سے پہلے مسیح نے کئے تھے یعنی یہ کہ مسیح کی آمد سے مراد ایک ایسے شخص کی آمد مراد ہے کہ جو اس کے رنگ اور خو بو میں آوے۔ چنانچہ حضرت مسیح ثانی کا اپنی کتاب براہین احمدیہ میں مدت پہلے اپنا خواب لکھا ہوا ہے کہ گویا وہ مسیح اور میں ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں یعنی روحانیت میں ایک ہی ہیں۔ اس کے علاوہ اور الہامات بھی ہیں کہ آپکو عیسٰی کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اور یہ رؤیا و الہامات اسوقت شائع ہوئے تھے جبکہ ابھی مسیح موعود کے دعوے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ دوسرا پہلو دعوے مسیحیت کے متعلق اسلامی رنگ میں احمدیہ سلسلہ۔ مسیح موعود کے آنے کو اس طرز پر مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسرائیلی شریعت کی بنیاد حضرت موسٰی کے ساتھ رکھی۔ اور پھر اس موسوی سلسلہ کا خاتمہ اس کے آخیر میں ایک مسیح بھیجکر کیا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسٰی کو یہ بھی وعدہ دیا تھا۔ کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی اٹھاؤں گا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موسٰی کی مثل بنا کر بھیجا۔ جیسا کہ قرآنی آیت انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ اسپر شاہد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی وعدہ دیا گیا کہ اس امت محمدیہ میں بھی خلفاء قائم کئے جاوینگے۔ جبکہ حضرت موسٰی کے مثیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرائے گئے۔ اسی طرح مطابق وعدہ سورۃ نور ضروری تھا۔ کہ خاتم سلسلہ موسویہ یعنی حضرت عیسٰی کا مثیل سلسلہ محمدیہ کے آخر پر مبعوث کیا جاتا۔ بانئ سلسلۂ احمدیہ کا دعوٰی ہے کہ وہ اس وعدے کے مطابق دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ اور جس طرح یہودی ایک ایسے مسیح کے منتظر تھے جو دنیوی شان و شوکت والا ہو اور زمینی سلطنت یہود کی قائم کرے جس کا غلبہ کل دنیا پر ہو بعینہ اسی طرح مسلمان ایک ایسے مسیح کے منتظر تھے۔ جو ظاہری شان و شوکت والا ہو۔ اور اسلام کی سلطنت کو کل دنیا پر قائم کرے پس جسطرح یہودیوں کے لئے ایک ایسا مسیح بھیجا گیا جس نے انکی ظاہری امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ ایسا ہی مسلمانوں میں ایک ایسا مسیح بھیجا گیا جو صلح کا پیغام لیکر آیا ہے اور ظاہری جنگ و جدال سے متنفر ہے اور دلائل و نشانوں سے کام لیتا ہے اور جسطرح حضرت عیسٰی کی آمد کے وقت یہودی بہت سے فرقوں میں منقسم ہو رہے تھے۔ ایسا ہی حال مسلمانوں کا اسلامی مسیح کے آنے کے وقت ہے۔ جیسا کہ عیسٰی علیہ السلام کے وقت میں اسرائیلی حکومت جاتی رہی تھی۔ اسی طرح مسیح کی آمد ثانی پر بھی مسلمانوں کی سلطنت جاتی رہی ہے۔ یہودیوں کی طرف سے ایذائیں پہنچنے پر جسطرح جب طاعون بھیجی گئی تھی۔ اسی طرح اسوقت بھی طاعون پڑی جسطرح پہلے مسیح کو یہودیوں نے عدالتوں میں گھسیٹا تھا۔ اسی طرح اسلامی مسیح پر بھی اقدام کے قتل کے مقدمات قائم کئے گئے۔ پس اے مسلمانو اور عیسائیو عبرت حاصل کرو۔

حدوث روح و مادہ:- رد آریہ سماج مصنفہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان سے عہ سے ملیگی ؂

نماز میں سینہ اور ناف پر ہاتھ باندھنے پر فرمایا۔ ہاتھ سینہ پر اور ناف کے نیچے باندھنا دونوں طرح جائز ہیں۔ (خلیفۂ اولؓ)

بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے (مسیح موعود)

حالات مسیح اسرائیلی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے۔ اور تیسرے دن جی اُٹھے۔ اور اب آسمان پر زندہ ہیں۔ اور عام مسلمانوں کا اسکے برخلاف یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں چڑھائے گئے بلکہ زندہ ہی آسمان پر اُٹھائے گئے۔ سلسلہ احمدیہ ان دونوں کے برخلاف ہے کہ یہ دونوں خیال غلط ہیں۔ قرآن کریم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ مسیح زندہ نہیں بلکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور انکی موت بذریعہ صلیب واقع نہیں ہوئی۔ بہت سی تاریخی شہادات اناجیل وہ دیگر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر ضرور چڑھائے گئے۔ مگر زندہ ہی غشی کی حالت میں اُتارے گئے۔ پھر وہ مرہم عیسیٰ سے صحت پاکر افغانستان اور کشمیر کیطرف آگئے اور آخر ملک کشمیر شہر سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔ جہاں انکی قبر اب تک موجود ہے۔ اور یوز آسف اور نبی صاحب کی قبر کہلاتی ہے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح اپنے آپکو ہمیشہ چھپاتے رہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپکو اندیشہ تھا کہ یہودیوں کو اصل معلوم نہ ہو جائے حضرت مسیح دو مریدوں کے ساتھ یروشلم سے بھاگ کر گلیل کو چلے گئے۔ اگر آپ کا مقصد آسمان پر چڑھنے کا تھا تو گلیل کا سفر بے معنی تھا۔ چونکہ مسیح اپنی کل اقوام بنی اسرائیل کیلئے مبعوث ہوئے تھے نہ کہ ایک دو قوموں کی طرف حضرت مسیح کی پیدائش سے بہت مدت پہلے دس قومیں مشرق میں آباد ہو چکی تھیں پس مسیح اپنی قوم کا مبلغ کبھی نہیں ہو سکتا تھا جبتک کہ وہ اُن دس قوموں کی طرف نہ آتا۔ افغان اور کشمیری بنی اسرائیل کی دس قوم میں سے ہیں۔ افغان بالاتفاق یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اسرائیلی نسل سے ہیں اور ان کے پاس نسب نامہ تک موجود ہیں۔ دعویٰ ہی نہیں بلکہ خد و خال لباس۔ رسم و رواج اخلاق و اطوار میں بھی بنی اسرائیل سے افغان اور کشمیریوں کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح کے سرینگر میں آنے اور محلہ خانیار میں آپکی قبر ہونے کی زبانی بیشمار روائتیں ہیں۔ جو نسلاً بعد نسلاً کشمیر کے لوگوں میں چلی آئی ہیں کہ یہ قبر یوز آسف کی قبر ہے جو نبی بھی تھا۔ اور شہزادہ بھی۔ اور کسی مغربی ملک سے انیس سو سال گذرے کشمیر میں آیا تھا۔ اس قبر کو نبی صاحب یا عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں۔ تاریخ اعظمی جو ایک تاریخی کتاب قریباً دو سو سال کی ہے اس کے ص ۸۲ پر اس قبر کے متعلق یہ شہادت درج ہے۔ سید نصیر الدین کی قبر کے ساتھ ایک نبی کی قبر مشہور ہے وہ ایک شہزادہ تھا۔ جو غیر ملک سے کشمیر میں آیا تھا۔ اور وہ زہد و تقویٰ اور عبادت میں کامل تھا۔ خدا کیطرف سے نبی بنایا گیا۔ اور اہل کشمیر کی دعوت میں مشغول ہوا۔ اس کا نام یوز آسف تھا۔ کتاب اکمال الدین جو قریباً ایکہزار سال کی تحریر ہے اسکے ص ۳۵۹ میں لکھا ہے۔ یوز آسف بہت سے ملکوں اور شہروں میں پھرتا ہوا ملک کشمیر میں آیا۔ اور اس نے یہاں پر ہی اپنی زندگی بسر کی۔ اور یہاں ہی ٹھہرا رہا کہ موت کا وقت آ گیا۔ اور اس کیلئے ایک مکان یعنی مقبرہ بنایا گیا۔ اور جوزف جیکبس مورخ جس نے یوز آسف کے قصوں کو جمع کیا ہے ایک بڑے پرانے قصہ کے حوالے سے لکھتا ہے کہ یوز آسف آخیر میں کشمیر پہنچا۔ اور وہاں پر ہی فوت ہوا۔ چونکہ آنحضرت صلعم کے بعد مسلمانوں میں کوئی شخص نبی کے نام سے مشہور نہیں ہوا۔ لفظ نبی عربی ہے عبرانی ہے جبکہ کوئی نبی ہمارے رسول صلعم کے بعد مبعوث ہی نہیں ہوا اس لئے ماننا پڑیگا کہ یہ کسی عبرانی کی قبر ہے جبکہ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ یہ نبی ملک شام سے بھاگ کر آیا تھا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کے لئے ایک خاص جگہ مقرر کر چھوڑیں۔ (ذکر الٰہی)

نیوگ فلاسفی: مسئلہ نیوگ پر مبسوط و دلچسپ ناول محمد [illegible] مالک احمدیہ کتب خانہ قادیان سے ۲ [illegible] سے منگالو

ضروری تھا کہ دنیا ختم نہ ہو جب تک محمدی سلسلہ کیلئے مسیح روحانی رنگ کا نہ آتا جیسا کہ موسوی سلسلہ میں آیا تھا (مسیح موعود)

مسیح موسوی اور مسیح محمدی

(مقدس کلام مسیح ثانی علیہ السلام)

خدا نے میرا نام آدم رکھا ہے۔ خدا نے میرا نام ابراہیم رکھا ہے۔ خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا ہے اور خبر دی ہے کہ وہ موعود جس کے انتظار میں تمام نبی گذر گئے ہیں وہ تو ہی ہے۔ مگر باوجود اس کے میں یہ نہیں کہتا۔ کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ حالانکہ میری نسبت خدا کے کلام میں ایسے الفاظ بکثرت موجود ہیں۔ جنکے ذریعہ سے مسیح ابن مریم کی نسبت بآسانی خدا کہلا سکتا ہوں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ یہ کفر ہے۔ اسی لئے میں تمام دنیا سے زیادہ حیران ہوں کہ کونسی کوئی خاص فضیلت مسیح ابن مریم میں تھی جسکی وجہ سے اسکو خدا بنایا گیا۔ کیا اس کے کوئی خاص معجزات تھے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر یہاں معجزات ظاہر ہو رہے ہیں۔ کیا اسکی پیشگوئیاں اعلیٰ قسم کی تھیں۔ مگر میں خلاف واقع کہوں گا اگر یہ اقرار نہ کروں کہ جو پیشگوئیاں مجھے عطا کی گئی ہیں۔ وہ مسیح ابن مریم سے بہت بڑھ کر ہیں۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انجیلوں میں مسیح ابن مریم کی شان میں بڑے اعلیٰ درجہ کے لفظ ہیں۔ جن سے انکو خدا ماننا پڑتا ہے۔ مگر میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکی جھوٹی قسم کھانا دنیا اور آخرت میں موجب لعنت ہے کہ وہ الفاظ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میری شان میں وارد ہوئے ہیں جنکی نسبت میں پھر قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ خالص خدا کے الفاظ ہیں۔ نہ انجیلوں کی طرح محرف و مبدل وغیرہ۔ وہ ان الفاظ کی شان سے کہیں بڑھ کر ہیں جو مسیح ابن مریم کی نسبت پادری صاحبان انجیلوں میں دکھلاتے ہیں۔ مگر کیا مجھے جائز ہے کہ میں بھی خدائی کا دعویٰ کروں یا خدا کا بیٹا کہلاؤں۔ پس اسی طرح بیقین سمجھو کہ مسیح ابن مریم بھی خدا کا بیٹا نہیں نہ خدا ہے میں مسیح محمدی ہوں وہ مسیح موسوی تھا۔ خدا کی تقدیر نے یہ مقدر کیا تھا۔ کہ اسرائیلی سلسلہ کے آخر میں جسکی شریعت کی ابتدا موسیٰ سے ہے۔ ایک مسیح آوے۔ اور اس کے مقابل پر یہ بھی مقدر تھا کہ اسمٰعیلی سلسلہ کے آخر میں بھی جسکی شریعت کی ابتدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ایک مسیح آوے سو ایسا ہی ہوا موسیٰ خدا کا بندہ اسرائیل کے لئے شریعت لایا۔ خدا کو معلوم تھا کہ موسیٰ سے قریباً چودھویں صدی پر بنی اسرائیل شریعت کے حقائق اور رموز کو چھوڑ دینگے اور نیز اخلاقی حالت انکی بہت ابتر ہو جاویگی۔ سو اسی غرض سے خدا نے حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی پر مسیح ابن مریم کو پیدا کیا۔ اس ملک میں جسمیں بنی اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نہیں رہی تھی۔ سو جب توریت کتاب استثنا کے وعدے کے مطابق دنیا میں مثیل موسیٰ آیا۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو خدا نے آپکے بعد بھی جب چودھویں صدی پہنچی تو پہلے کی مانند ایک مسیح پیدا کیا۔ اور وہ میں ہوں۔ اور جس طرح مثیل موسیٰ بہت سی باتوں میں موسیٰ سے بڑھ کر ہے ایسا ہی مثیل عیسیٰ بھی بہت سی باتوں میں عیسیٰ سے بڑھ کر ہے اور یہ جزئی فضیلت ہے جسکو خدا چاہتا ہے دیتا ہے۔

(از ریویو جلد نمبر ۵)

قطعات رنگین - جدید نختہ ملت۔ مگر دل کو مزین کرنے والے محمد یامین تاجر کتب قادیان سے فی قطعہ - ۲ر مل سکتا ہے۔

اپنی زبان میں نماز کی نیت کرنے پر فرمایا۔ زبان سے نماز کی نیت اسلام میں ثابت نہیں ہے۔ ہاں حج میں نیت آئی ہے۔ (خلیفہ اولؓ)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت اعلیٰ اور ارفع مقام ہے۔ میں اور مسیحؑ دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے (مسیح موعودؑ)

نماز میں سلام کے پہلے جس قدر چاہو دعائیں مانگو اور جس زبان میں چاہو مانگو مگر نماز میں قطع و برید ہرگز نہ کرنا۔ (خلیفہ اولؓ)

انسانی پیدائش

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

انسان جبکہ عبادت ہی کیلئے پیدا ہوا ہے تو ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے خوب سمجھ سکتے ہیں مثلاً اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کیلئے پیدا کی ہیں۔ تو کیا وہ ان سے لذت اور حظ نہیں پاتا۔ کیا ذائقہ اور مزے کے احساس کیلئے اسکے منہ میں زبان نہیں۔ کیا خوبصورت اشیاء خواہ نباتات ہوں جمادات یا حیوانات انکو دیکھ کر حظ نہیں پاتا۔ کیا دل خوش کن سریلی آوازوں سے اسکے کان محظوظ نہیں ہوتے۔ اسکے علاوہ اسکے ثبوت میں اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ عبادت الٰہی میں کوئی لذت نہو۔ اسی طرح پر خوب سمجھ لو عبادت کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اسمیں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور حظوظ نفس سے بالاتر ہے جیسے عورت مرد کے باہم تعلقات میں ایک لذت ہے۔ اور اس سے وہی بہرہ مند ہو سکتا ہے جو مرد ہے اور اپنے قویٰ صحیح رکھتا ہے۔ نامرد اور مخنث وہ حظ نہیں پا سکتا۔ اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پاتا۔ عورت مرد کا جوڑہ تو باطل اور عارضی جوڑہ ہے۔ حقیقی اور ابدی۔ اور لذت مجسم جو جوڑہ ہے وہ انسان اور خداتعالیٰ کا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو ایکدن بھی کھانے کا مزہ نہیں آتا تو طبیب کے پاس جاتا ہے اور اگر کسی مرد کو اپنی بیوی سے لذت نہیں آتی۔ تو خودکشی تک نوبت آجاتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ باوجود روحانی بیمار ہونے کے پھر روحانی طبیبوں کے پاس نہیں آتے اور اسکا علاج نہیں کرتے۔

حقیقت بعد الموت

اس سوال کا جواب کہ موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لوگوں کو بہت مشکلات پیش آئے ہیں۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ موت کے بعد انسان کی جو کچھ حالت ہوگی وہ کوئی نئی حالت نہیں بلکہ دنیا کی زندگی کی وہی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاوینگی۔ جو کچھ انسان کے عقاید یا اعمال کی کیفیت صالح یا غیر صالح ہوتی ہے وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر رہتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے پس آنیوالے جہان میں ایسا نہیں رہیگا۔ بلکہ وہ تمام کیفیات کھلے طور پر اپنا چہرہ دکھائینگی جس طرح عالم خواب میں ہم میں ایک خاص تبدیلی ہو کر روحانیات جسمانی رنگ میں دکھائی دیتی ہیں۔ ایسا ہی اس عالم میں بھی ہوگا۔ اور اسدن ہمارے اعمال اور اعمال کے نتائج جسمانی طور پر ظاہر ہونگے اور جو کچھ ہم اس عالم سے اعتقاد یا اعمال ساتھ لیجائینگے وہ سب اسدن ہمارے چہرہ پر نمودار ہو جاوینگے اور تمثلات کے ذریعہ خدا اپنی نئی قدرت دکھائیگا۔ قرآن کریم فرماتا ہے عالم آخرت کوئی نئی چیز نہیں۔ بلکہ اس کے تمام نظارے اسی دنیوی زندگی کے آثار و اظلال ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے وکل انسان الزمنٰہ طائرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقٰہ منشورا یعنی ہم نے اسی دنیا میں ہر ایک شخص کے اعمال کا اثر اس کی گردن سے باندھ رکھا ہے اور انہیں پوشیدہ اثروں کو ہم قیامت کے دن ظاہر کر دینگے۔ اور ایک کھلے کھلے اعمالنامہ کی شکل پر دکھا دینگے۔ پس قرآن پاک نے جو اصل زندگی بعد الموت کے متعلق بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک عمل کا ایک نقش ہوتا جاتا ہے جو ظاہر آنکھوں نظر نہیں آتا۔ مگر پوشیدہ طور پر یہی اعمالنامہ ہے جو تیار ہوتا جاتا ہے اور دوسرا اصل عالم آخرت کے متعلق جو بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ تمام امور جو اس دنیا میں ایک روحانی رنگ رکھتے ہیں اور عالم محسوسات میں سے نہیں ہیں۔ پس عالم آخرت میں وہ جسمانی طور پر متمثل ہو کر صاف صاف دکھائی دینگے اور محسوسات میں داخل ہوجاویں گے +

تفسیر سورۂ جمعہ:- دعویٰ حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ خلیفۂ اول رضؓ - قیمت ۳ ر محمد یامین تاجر کتب قادیان سے طلب کرو۔

حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اسکی موت جہالت کی موت ہوتی ہے (مسیح موعودؑ)

درود شریف

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(از حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ بدر ۱۸ اگست ۱۹۱۰ء)

اسلام میں پچاس ۵۰ جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے بعض موقعے تو عام طور پر میسر نہیں ہوتے ہیں جیسے صفا مروہ و استلام حجر وغیرہ۔ اور بعض ہو سکتے ہیں مثلاً نماز کے آخری التحیات میں۔ دعا قنوت کے آخر میں۔ نماز جنازہ میں خطبہ عید خطبہ جمعہ خطبہ نکاح۔ اذان سن چکنے کے بعد جب نماز کی تکبیر پڑھی جائے۔ دعاؤں کے ابتدا میں۔ دعاؤں کے آخر میں۔ دعاؤں کے وسط میں مسجد میں داخل ہونیکے وقت۔ جب نبی کا ذکر آئے جب نیند سے اٹھے۔ جب اکٹھے بیٹھے ہوں۔ جب کوئی تفرقہ ہٹے تبلیغ وغیرہ کرتے وقت۔ محتاج انسانی کی حاجت کیوقت۔ وضو سے فارغ ہو کر ؛

میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ درود کی بہت عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے کہ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا جب ایک بار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کرو گے۔ خدا تعالیٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجے گا ؛

نوٹ پبلشر۔ حال ہی میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے ایک درود شریف کے متعلق جامع کتاب لکھی ہے جسکو خلیفۃ المسیح ثانی نے بھی بہت پسند کیا ہے۔ قیمت ۵؍ موجد احمدی جنتری سے ملے گی ؛

محبّت رسول صلعم

دیوانہ ہو رہا ہے کہ کوئی زر کے سامنے
مرتا ہے دوستو کوئی دلبر کے سامنے
پر میں ہوا ہوں شیفتہ سرور کے سامنے
ہے التجا یہ میری پیمبر کے سامنے
ہیں اس قدر گناہ مقدر کے سامنے
کیا حال ہو گا داورِ محشر کے سامنے
اِک دن ہوئی جو مجھ کو زیارت رسولؐ کی
اُٹھی نہ آنکھ چہرۂ انور کے سامنے
اللہ رے وہ روشنی وہ چہرۂ منیر
سورج ہے ماند حسن پیمبر کے سامنے
ہوتا ہے بالضرور دعاؤں میں اک اثر
پوچھو یہ بات بیٹھ کے مضطر کے سامنے
کیونکر مقابلہ نہ کریں کشتگانِ حق
ہے دشمنِ رسول کھڑا اکڑ کے سامنے
رکھنا مخالفت میں قدم دیکھ کر عدو
تلوار کھنچ رہی ہے تیرے سر کے سامنے
تدبیریں تیری جائینگی ناکام سب کی سب
پتھر کی تاب کیا ہے جواہر کے سامنے
گستاخیاں رسول کی اے دشمنانِ دیں
معلوم ہونگی داورِ محشر کے سامنے
واللہ عشق میں تیرے ہم اے رسولؐ پاک
کافر بنے ہیں ہم کسی کافر کے سامنے
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
یامینؔ دے صدا یہ تو ہر گھر کے سامنے

غسل میّت مسنون ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیا جاتا تھا اسکو فرض۔ واجب مستحب نہیں فرمایا (خلیفۂ اولؓ)

اردو کا قاعدہ:۔ نئی طرز کا جدید قاعدہ جس سے اردو جلد آ جاتی ہے محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۱۰؍ میں ملیگا ؛

۱۰ براہین احمدیہ میں درج ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ اسکی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا (مسیح موعودؑ)

انبیأ کی تصدیق ازروئے قرآن پاک

(مقدس الفاظ حضرت مسیح موعودؑ)

ہم سچ سچ کہتے ہیں اور سچ کہنے سے کسی حالت میں رُک نہیں سکتے۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے نہ ہوتے۔ اور قرآن شریف جسکی تاثیریں ہمارے آئمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ نازل نہ ہوا ہوتا۔ تو ہمارے لیئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا۔ کہ ہم صرف بائیبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور دوسرے گذشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں۔ جنکو خدا نے اپنے لطف خاص سے اپنی رسالت کے لیئے چن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقان حمید کا احسان ماننا چاہیئے۔ جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی اور پھر اُس کامل روشنی سے گذشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں۔ اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدم سے لے کر مسیح تک اُن تمام نبیوں پر ہے کہ جو قرآن شریف سے پہلے گذر چکے۔ اور ہر ایک رسول اس عالیجناب کا ممنون منت ہے جس کو خدا نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لیئے زندہ ہیں +

(ماخوذ از براہین احمدیہ صفحہ ۲۶۱)

عیسائی مذہب کا زوال

باوجود پادریوں کی شبانہ روز کوششوں کے کہ تمام دنیا مسیح کی اُلوہیت کو مان لے اس مذہب کا جو مسیح کے نام پر چل رہا ہے۔ افسوسناک خاتمہ قریب نظر آتا ہے کیونکہ وہ بنیاد جسپر یہ قائم تھا۔ گر رہی ہے۔ اور اس نئی تحقیقات سے جسکی رو سے یسوع مسیح کی قبر مقام سرینگر کشمیر دریافت ہوئی ہے اور جس نے عیسائی مذہب کے تمام خاص دعووں کو خاک میں ملا دیا ہے الگ چھوڑ کر ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کا جی اُٹھنا جو عیسائی مذہب کی عمارت کا سب سے بڑا شہتیر ہے بڑے بڑے دانشمند اور بائیبل کے فاضل ماہر توجہ نہیں کرتے بلکہ کھلے لفظوں میں اس سے انکار کر رہے ہیں۔ اسکے ثبوت میں خود انسکلوپیڈیا ببلیکا جو ماہرانِ بائیبل کی سب سے آخری تحقیقات ہے لکھا ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا تمام باتوں سے ٹیڑھی بات ہے۔ اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مسیح کا جی اُٹھنا کسی وقت بھی نہوگا۔ تو عیسائی مذہب لازمی طور پر دنیا سے اُٹھ جاویگا۔ چونکہ یسوع کے جی اُٹھنے کی مفروضیت پران مسئلوں کی بنیاد رکھی گئی ہے جو عیسائی مذہب کے بنیادی مسئلے ہیں مسیح کے جی اُٹھنے کو ملک کے بہت سارے حصوں میں جھوٹا قصہ سمجھا جاتا ہے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ایسے واقعہ کو کسقدر شہادت کے ساتھ لینا چاہیئے۔ اور جسقدر خارق عادت اُٹھنے کی تشریحیں جی اُٹھنے کے متعلق ہیں انکی تردید کی گئی ہے +

پس عیسائیوں کے لئے ضروری ہے کہ مسیح کو دوسرے نبیوں کی طرح فوت شدہ مان لیں +

استغفار کرتے رہا کرو کہ پچھلی برائیوں کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور آئندہ بدیوں کی زہر کو دور کرے اور گناہ سے بچائے (خلیفۃ اوّل رض)

خمسین احادیث:۔ ۵۰ حدیثوں کا ترجمہ حضرت میر محمد اسحاقؓ صاحب نے کیا۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان نے چھاپا۔ قیمت ۲/

خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں سے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ (مسیح موعودؑ)

حضرت اقدس میرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود کا

اہلسنت والجماعت ہی کا مذہب ہے

دوسرے الزامات جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے۔ یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے اور میری کتاب توضیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو یہ اعتراض نکالے گئے ہیں۔ یہ نکتہ چینوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں۔ کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور معجزات اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ بدفہمی سے بعض کوتاہ فہم لوگوں نے سمجھ لیا ہے ان اوہام کے لئے عنقریب ایک مستقل رسالہ[1] تالیف کر کے شائع کروں گا غرض میری نسبت جو بجز میرے دعوے وفات مسیح اور مثیل مسیح ہونے کے اور اعتراض تراشے گئے ہیں۔ وہ سب غلط اور ہیچ اور صرف غلطی کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ (از تقریر متعلقہ واقعات بحث دہلی اکتوبر ۱۸۹۱ء)

---

[1] یہ تالیف لطیف آئینہ کمالات اسلام ہے

خاتم النبیین

احمدیہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا جسکو نبوت بدون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دئے ہیں۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں لیکن عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آپ سے چھ سو سال پہلے نبی ہو چکے تھے دوبارہ آئیں گے جس سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے۔ اور یہ احمدیہ سلسلہ اس امت کو خیر الامم کہتا ہے۔ اور اسی لئے اس بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ اس کے لئے مصلح اسی میں پیدا نہ ہو۔ اور باہر سے آ کر اسکی تربیت کرے اس سے بڑھ کر اس امت پر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے کہ اگر اس میں اشرار پیدا ہو جاویں تو اسکی اصلاح کیلئے ابرار باہر سے آویں۔ نعوذ باللہ کیا آپکی قوت قدسیہ اس قدر بھی نہیں کہ اس امت میں مصلحین پیدا ہو سکیں پس غور کرو اور سوچو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی ہے۔ البتہ آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی ہے۔

مسمریزم اور توجہ ڈالنا روح پر اثر ڈالتا ہے۔ مگر مادی طور پر نہ کہ آسمانی طور پر جیسا کہ افیون اور کوکین فوری اثر ڈالتی ہیں۔ (خلیفۂ ثانی)

بلاد دمشق ۱۔ تقریر حضرت خلیفۂ ثانی - دمشق کے حالات محمد یامین احمدیہ کتبخانہ قادیان سے فی ۱ار عم کے ٹکٹ خرید و۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ (مسیح موعودؑ)

اظہارِ احمدیت

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر احمدی کے دل میں محمدؐ کا نور ہے
ہر احمدی خدا کی محبت میں چور ہے
ہر احمدی پہ رحمتِ ربّ غفور ہے
اے احمدی بتا تجھے کیسا سرور ہے
اُلفت خدا کی تجھ کو یقیناً ضرور ہے
ہر دم ہی تیرا قلب خدا کے حضور ہے
دینی امور میں تجھے کامل شعور ہے
جو تجھ سے دور ہو وہ خدا سے بھی دور ہے
خوفِ خدا نہ اُس کو نہ یادِ نشور ہے
رہتا ہے رات دن تجھے تبلیغ کا خیال
خدمت پہ اپنی تجھ کو نہیں کچھ غرور ہے
تجھ پر خدا کے فضل ہوں نازل نہ کس لئے
جب مہربان تجھ پہ خدائے شکور ہے
کرتا ہے دشمنی جو گروہِ مخالفین
آئی سمجھ نہ ان کو یہ کس کا قصور ہے
یا ہمیں کو تو چاہیئے دیدارِ روئے حق
جنت کی ہے تڑپ نہ تمنائے حور ہے

آریہ سماجی مشرک ہیں

آریہ سماجیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وید میں عناصر پرستی اور ستارہ پرستی کی تعلیم نہیں ہے۔ اور اسمیں محض خدائے واحد لاشریک کی پرستش کی تعلیم ہے لیکن ان کے مقابل پر قدیم مذہب سناتن دھرم کا ہے جو تمام آریہ ورت میں پھیلا ہوا ہے۔ جس کے کروڑ ہا باشندے اس ملک میں موجود ہیں۔ اور صدہا پنڈت جابجا پائے جاتے ہیں ان کا یہ بیان ہے کہ ضرور عناصر پرستی کی تعلیمیں وید میں پائی جاتی ہیں۔ اور بلاشبہ وید یہی ہدایت کرتا ہے کہ تم آگ کی پرستش کرو۔ ہوا کی پرستش کرو۔ پانی کی پرستش کرو۔ زمین کی پرستش کرو سورج کی پرستش کرو۔ چاند کی پرستش کرو۔ اور اسی وجہ سے آریہ ورت میں قدیم سے ان چیزوں کے پرستار پائے جاتے ہیں چنانچہ گنگا کی پرستش کرنیوالے اور کانگڑہ میں جوالا مکھی کی آگ کی پرستش کرنے والے اور سورج کے آگے ہاتھ جوڑنے والے اب تک جابجا پرستشوں میں مشغول ہیں اور یہ سب لوگ وید کی پابندی کا دعویٰ کرتے ہیں اور قطع نظر اس کے جبکہ ہم خود بھی ایمان اور انصاف کی رو سے ان ویدوں میں غور کرتے ہیں جو اردو اور انگریزی میں ترجمہ ہو کر شائع کئے گئے ہیں تو صدہا شرتیوں پر نظر ڈال کر ضرور ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ بلاشبہ ان ویدوں میں آگ اور ہوا۔ اور سورج اور چاند وغیرہ سے دعائیں مانگی گئی ہیں۔ اور مرادوں کے پانے کے لئے ان سے مدد طلب کیگئی ہے۔ آریوں کو چاہیئے کہ خدائے واحد کی پرستش کریں۔

معتقداتِ چکڑالویاں

(۱) تین نمازیں پڑھتے ہیں صبح۔ ظہر۔ شام۔ (۲) ہر نماز دو رکعت والی ہے بغیر قومہ کے۔ سجدہ ایک ہے۔ التحیات نہیں پڑھتے۔ اور نہ سلام پھیرتے ہیں۔ (۳) نماز کے اندر سب قرآنی آیات پڑھتے ہیں (۴) روزے صرف تین رکھتے ہیں۔ (۵) کسی کو السلام علیکم نہیں کہتے بلکہ سلامٌ علیکم۔ ہر امور کا قرآن شریف سے استدلال کرتے ہیں کسی نبی۔ ولی کی بات نہیں مانتے۔

مُردہ کے جلنے سے تمام ذرات ہوا میں اُڑ کر تنفس کے راہ دل کو صدمہ دیتے ہیں۔ آخر زمین کی سطح پر ہی آکر گرتے ہیں۔ (خلیفہ اوّلؓ)

خزینۃ العلوم: یعنی تقاریر ثلاثہ حضرت خلیفہ دوم جسمیں دینی و دنیاوی علوم کی ماہیت بیان فرمائی۔ موجد احمدی جنتری سے ۶ ؍ میں ملیگی۔

اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو (مسیح موعودؑ)

تمام دنیا کو چیلنج

(پاک الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کے فضل سے میری یہ حالت ہے کہ میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں اور محض محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر ہندو و عیسائی وغیرہ اپنے باطل معبودوں سے دعا کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی انکو وہ مرتبہ مل نہیں سکتا۔ اور وہ کلام الٰہی جو دوسرے ظنی طور پر اس کو مانتے ہیں میں اس کو سن رہا ہوں اور مجھے دکھلایا اور بتلایا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ با برکت پیروی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ ملا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور اس کے لئے یہ خوب موقعہ ہے۔ کہ میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ (از آئینہ کمالات اسلام)

نوٹ پبلشر۔ غیر مذاہب اگر مقابلہ کرنا چاہیں تو موجودہ امام علیہ السلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ موجود ہیں

ملہم من اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ ۱۸۸۰ء میں ہوا جبکہ آپؑ کی پہلی کتاب براہین احمدیہ چھپکر دنیا میں شائع ہو چکی تھی۔ اور اسی کتاب میں آپ کا دعویٰ مجددیت بھی بموجب حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ شائع ہو کر عام قبولیت پا چکا تھا۔ اور اسی کتاب براہین احمدیہ میں یہ دعویٰ موجود ہے اور بہت سی پیشگوئیاں درج ہیں جو پوری ہو چکی اور جو آئندہ ظہور میں آنیوالی ہیں۔ اور اس زمانہ کے شدید مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں ان سب باتوں کو تسلیم کیا یعنی پیشگوئیوں کا پورا ہونا اور آپ کا منجانب اللہ ملہم و مامور ہونا۔ باوجود اس قبولیت کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت لینے سے انکار کرتے تھے پھر بمقام لودیانہ خدا تعالیٰ سے امر پاکر آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو یہ اشتہار دیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بیعت لینے کا حکم فرمایا ہے۔ اس اعلان پر بہت سے لوگ آپکی بیعت میں داخل ہونے شروع ہوئے۔ پھر ۱۸۹۱ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے تصریح پاکر یہ اعلان کیا کہ مسیح بنی اسرائیلی فوت ہو چکے ہیں۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ اس دعویٰ پر مخالفت کا وہ شور اٹھا جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے ہر طرح سے سلسلہ کی بیخکنی کی کوشش کی۔ مگر باوجود مخالفتوں کے سلسلہ دن بدن ترقی پاتا گیا جبکہ مئی ۱۹۰۸ء میں اس سلسلہ کے مقدس بانی کا وصال ہوا۔ تو جماعت کی تعداد کا چار لاکھ کا اندازہ تھا۔ ہمیشہ ایسی مخالفتیں خدا کے برگزیدوں کے ساتھ ہوا ہی کرتی ہیں تا اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دکھاوے۔ اور مخالفین نامراد و ناکام رہیں۔

پس خوب یاد رکھو کہ نماز کے بغیر کوئی اسلام نہیں۔ ہرگز کوئی شخص نماز چھوڑ کر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

نماز مترجم:۔ مقبول خاص و عام مرتبہ محمد یامین تاجر کتب قادیان۔ فی ۱۰۰ عہ ر کی ۱۲ کاپی

ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچتی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (مسیح موعودؑ)

کرشن اوتار

(کلمات طیبات حضرت مسیح موعودؑ)

واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جیسے زمین پُر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہیئے کہ رُوحانی حقیقت کی رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے **مسیح موعودؑ** ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اسکو سُنکر فی الفور کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے پر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جسکے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔ اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ جو لوگ خدا کیطرف سے ہوتے ہیں۔ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان بنا۔ جس پر خدا کیطرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کیطرف سے فتحمند اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔ جسکی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا۔ کہ ہے کرشن رودّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔ سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں۔ اور اس جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو صفات کرشن کیطرف منسوب کیئے گئے ہیں یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا۔ اور غریبوں کی دلجوئی کرنے والا۔ اور انکو پالنے والا۔ یہی صفات مسیح موعود کے ہیں۔ پس گویا رُوحانیت کی رُو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہیں۔ صرف قومی اصطلاح میں تغائر ہے ◆ (از لکچر سیالکوٹ)

مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے۔ مسئلہ کفر و اسلام از قلم امام جماعت احمدیہ۔ محمد یامین قادیان سے ۲؍ میں ملیگا ◆

شبرات کی عید۔ گیارھویں۔ بارہ وفات۔ محرّم۔ کے معاملات موجودہ شرع اسلام میں ثابت نہیں ہیں۔ (خلیفۂ اول رضؓ)

جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسوجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ پر افترا کرنیوالا سب کافروں سے بڑھکر کافر ہے (مسیح موعودؑ)

جنوری سنہ ۱۹۳۰ء		رجب سنہ ۱۳۴۸ ہجری	جدی سنہ ۱۸۵۱ شاکھا	بہمن سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	پوہ سمت ۱۳۳۶ بنگلہ	پوہ سمت ۱۳۳۹ فصلی	پوہ سمت ۱۹۸۶ بکرمی
بدھ	۱	۳۰	۱۱	۲۸	۱۷	۱۶	۱۸
جمعرات	۲	شعبان	۱۲	۲۹	۱۸	۱۷	۱۹
جمعہ	۳	۲	۱۳	۳۰	۱۹	۱۸	۲۰
ہفتہ	۴	۳	۱۴	اسفند	۲۰	۱۹	۲۱
اتوار	۵	۴	۱۵	۲	۲۱	۲۰	۲۲
پیر	۶	۵	۱۶	۳	۲۲	۲۱	۲۳
منگل	۷	۶	۱۷	۴	۲۳	۲۲	۲۴
بدھ	۸	۷	۱۸	۵	۲۴	۲۳	۲۵
جمعرات	۹	۸	۱۹	۶	۲۵	۲۴	۲۶
جمعہ	۱۰	۹	۲۰	۷	۲۶	۲۵	۲۷
ہفتہ	۱۱	۱۰	۲۱	۸	۲۷	۲۶	۲۸
اتوار	۱۲	۱۱	۲۲	۹	۲۸	۲۷	۲۹
پیر	۱۳	۱۲	۲۳	۱۰	۲۹	۲۸	ماگھ
منگل	۱۴	۱۳	۲۴	۱۱	ماگھ	۲۹	۲
بدھ	۱۵	۱۴	۲۵	۱۲	۲	ماگھ	۳
جمعرات	۱۶	۱۵	۲۶	۱۳	۳	۲	۴
جمعہ	۱۷	۱۶	۲۷	۱۴	۴	۳	۵
ہفتہ	۱۸	۱۷	۲۸	۱۵	۵	۴	۶
اتوار	۱۹	۱۸	۲۹	۱۶	۶	۵	۷
پیر	۲۰	۱۹	دلو	۱۷	۷	۶	۸
منگل	۲۱	۲۰	۲	۱۸	۸	۷	۹
بدھ	۲۲	۲۱	۳	۱۹	۹	۸	۱۰
جمعرات	۲۳	۲۲	۴	۲۰	۱۰	۹	۱۱
جمعہ	۲۴	۲۳	۵	۲۱	۱۱	۱۰	۱۲
ہفتہ	۲۵	۲۴	۶	۲۲	۱۲	۱۱	۱۳
اتوار	۲۶	۲۵	۷	۲۳	۱۳	۱۲	۱۴
پیر	۲۷	۲۶	۸	۲۴	۱۴	۱۳	۱۵
منگل	۲۸	۲۷	۹	۲۵	۱۵	۱۴	۱۶
بدھ	۲۹	۲۸	۱۰	۲۶	۱۶	۱۵	۱۷
جمعرات	۳۰	۲۹	۱۱	۲۷	۱۷	۱۶	۱۸
جمعہ	۳۱	۳۰	۱۲	۲۸	۱۸	۱۷	۱۹

حب الٰہی

(فرمودہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ)

میں پوچھتا ہوں کہ ان حبیبوں کے حسن کو کون قائم رکھتا ہے۔ اور محسنوں کو وہ چیزیں کون دیتا ہے جس سے وہ احسان کرتے ہیں۔ علم و دین و قدرت کا سرچشمہ کون ہے۔ میرے عزیزو۔ ایک وراء الورٰی ذات ہے۔ جو ان تمام صفات کاملہ کی جامع ہے۔ جو کسی محبوب بننے کے لئے مقرر کی جا سکتی ہے وہ ایسا وجود ہے جس میں بقا بھی ہے۔ کمال حسن بھی ہے۔ کمال احسان بھی ہے۔ وہ علم کے لحاظ سے بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم ہے۔ اس کے کسی نبی یا ولی کے علم کی کیا ہستی ہو سکتی ہے اور کسی کی شجاعت کیا۔ ہم اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ تو گھبراتے ہیں۔ اس وقت روشنی محبوب ہوتی ہے۔ مگر روشنی کو کس نے بنایا۔ محسن سے ہم محبت رکھتے ہیں۔ مگر محسنوں کو کس نے بنایا۔ پھر محبوبوں کو کس نے بنایا۔ اور محبوبوں کو حسن دینے والا کون ہے۔ پھر اس کے ساتھ کئی قسم کے ایسے لگے ہیں۔ کہ خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ سب محبوبیتیں باطل ہیں۔ عیبوں سے پاک جو محبوب ہے وہ اللہ ہے۔ حسن میں کامل۔ احسان میں کامل مخفی در مخفی رازوں میں کامل۔ حی و قیوم ہوتے ہیں جیسے وہ منزہ ہے ویسے ہی جو اس کے نزدیک ہوتے جاتے ہیں وہ بھی منزہ ہوتے جاتے۔ اب سوچو کہ حب اگر کوئی ہے تو اللہ سے کیسی محبت ہونی چاہیئے جس قدر کام ہیں۔ جناب الٰہی کی رحمانیت سے شروع ہوتے ہیں۔ اور رحمانیت پر ہی ختم ہوتے ہیں۔ درمیان میں رحیمیت آجاتی ہے۔ آنکھ۔ منہ۔ ناک۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں دیئے۔ اور پھر کہا۔ کہ آنکھوں سے دیکھو۔ ہاتھوں سے کام لو۔ پاؤں سے چلو۔

مرزا صاحب میں ایک محبوبیت تھی۔ اسی لئے ہم نے اپنے اپنے وطن چھوڑ دئے۔ لیکن جب وہ فوت ہوئے تو پھر ہمیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی طرف متوجہ کیا۔ اور پھر اپنی محبت کا ایک گر بتایا ہے کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ یہ ایک مجرب نسخہ ہے۔ بتلانے والا پہلے اپنے پر آزماتا ہے اس نے ایک راہ پر قدم مارا۔ اور اللہ کا حبیب بن گیا۔

پس اسی طرح جو اللہ کو محبوب بنانا چاہے وہ اس راہ سے آئے۔ جس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔

قبر پر دعا میت کیلئے دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اسکے قصوروں اور گناہوں کو بخشے جو اس نے اس دنیا میں کئے تھے۔ اور اس کے پسماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ بدر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

قبرستان کی تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں ہے۔ (خلیفہ اولؓ)

اربعین مترجم:- ۴۰ احادیث مترجم جو مقتدیوں کیلئے نہایت مفید ہے محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۱۰ ر پر ملتی ہے

تمھیں چاہیئے کہ اس دُنیاوی فلسفہ کی پیروی مت کرو اور اُنکو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں (مسیح موعودؑ)

فروری سنہ ۱۹۳۰ء		رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۸ھ	دلو سنہ ۱۸۵۱ شاکھا	اسفندار سنہ ۱۳۳۹ فصلی الٰہی	ماگھ سنہ ۱۳۳۹ بنگلہ	ماگھ سنہ ۱۳۳۶ فصلی	ماگھ سمت ۱۹۸۶ بکرمی
ہفتہ	۱	۱	۱۳	۲۹	۱۹	۱۸	۲۰
اتوار	۲	۲	۱۴	۳۰	۲۰	۱۹	۲۱
پیر	۳	۳	۱۵	فروردین	۲۱	۲۰	۲۲
منگل	۴	۴	۱۶	۲	۲۲	۲۱	۲۳
بدھ	۵	۵	۱۷	۳	۲۳	۲۲	۲۴
جمعرات	۶	۶	۱۸	۴	۲۴	۲۳	۲۵
جمعہ	۷	۷	۱۹	۵	۲۵	۲۴	۲۶
ہفتہ	۸	۸	۲۰	۶	۲۶	۲۵	۲۷
اتوار	۹	۹	۲۱	۷	۲۷	۲۶	۲۸
پیر	۱۰	۱۰	۲۲	۸	۲۸	۲۷	۲۹
منگل	۱۱	۱۱	۲۳	۹	۲۹	۲۸	۳۰
بدھ	۱۲	۱۲	۲۴	۱۰	۳۰	۲۹	پھاگن
جمعرات	۱۳	۱۳	۲۵	۱۱	پھاگن	۳۰	۲
جمعہ	۱۴	۱۴	۲۶	۱۲	۲	پھاگن	۳
ہفتہ	۱۵	۱۵	۲۷	۱۳	۳	۲	۴
اتوار	۱۶	۱۶	۲۸	۱۴	۴	۳	۵
پیر	۱۷	۱۷	۲۹	۱۵	۵	۴	۶
منگل	۱۸	۱۸	۳۰	۱۶	۶	۵	۷
بدھ	۱۹	۱۹	حوت	۱۷	۷	۶	۸
جمعرات	۲۰	۲۰	۲	۱۵	۸	۷	۹
جمعہ	۲۱	۲۱	۳	۱۹	۹	۸	۱۰
ہفتہ	۲۲	۲۲	۴	۲۰	۱۰	۹	۱۱
اتوار	۲۳	۲۳	۵	۲۱	۱۱	۱۰	۱۲
پیر	۲۴	۲۴	۶	۲۲	۱۲	۱۱	۱۳
منگل	۲۵	۲۵	۷	۲۳	۱۳	۱۲	۱۴
بدھ	۲۶	۲۶	۸	۲۴	۱۴	۱۳	۱۵
جمعرات	۲۷	۲۷	۹	۲۵	۱۵	۱۴	۱۶
جمعہ	۲۸	۲۸	۱۰	۲۶	۱۶	۱۵	۱۷

ملائک و جنّات

جس طرح عالم آخرت کا مسئلہ انسان کی نظر سے پوشیدہ ہے اور سمجھنے کے لیئے مشکلات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح یہ مسئلہ بھی ہے۔ لیکن اسلام کی تعلیم پر غور کرنے سے کوئی مشکل باقی نہیں رہتی جس طرح پر اللہ تعالےٰ کے ظاہر قوانین قدرت کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح اس کے روحانی قانون بھی ہیں۔ دیکھو باوجود ہمارے اندرونی قوٰی ہونے کے بھی ہم دوسری قوتوں کے محتاج ہیں جیسے ہماری آنکھ روشنی قبول کرنے کے لیئے اپنے اندر استعداد رکھتی ہے مگر پھر بھی وہ ایک توسط یعنی آفتاب کی روشنی کی محتاج ہے۔ ایسا ہی ہمارے کان باوجود شنوائی کی قابلیت رکھنے کے ہوا کے محتاج ہیں۔ صرف ہمارے قوٰی ہمارے لیئے کافی نہیں بلکہ خارجی معاونوں کی حاجت ہے۔ اسی طرح خیر اور شر کے اکتساب میں صرف ہمارے روحانی قوٰی ہی کافی نہیں بلکہ خارجی معاونوں کی ضرورت ہے۔ پس گو ہمیں ان معاونوں کی اصل کیفیت معلوم نہ ہو۔ مگر ظاہری قانون قدرت کا ملاحظہ اس بات کو یقینی طور پر ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اور ہمارے قوٰی کے درمیان ایسے توسط ضرور موجود ہیں۔ جو اپنا مستقل وجود رکھتے ہیں۔ پس جو ہمارے لیئے داعی الی الخیر ہوتے ہیں ہم ان کو ملک یا روح القدس کہتے ہیں۔ اور جو داعی الی الشر ہیں ہم ان کا نام جن یا شیطان رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہم میں نیکی یا بدی کرنے کی قوت موجود ہے مگر وہ قوت ہماری بینائی کی قوت کی طرح ایک خارجی معاون کی محتاج ہے۔ اور اسی کو ہم ملک یا شیطان کہتے ہیں ؛

تعظیم قبلہ

حضرت مسیح موعودؑ سے سوال ہوا کہ اگر قبلہ کیطرف پاؤں کرکے سویا جائے تو جائز ہے کہ نہیں فرمایا یہ ناجائز ہے کیونکہ یہ امر تعظیم کے خلاف ہے سائل نے عرض کی۔ احادیث میں اسکی ممانعت نہیں آئی۔ فرمایا یہ کوئی دلیل نہیں ہے اگر کوئی شخص اس بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوا کرے۔ تو کیا جائز ہو جائے گا۔ الحکم ۱۷ جولائی [illegible]

شریعت کے موٹے موٹے احکام۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑا رکن نماز ہے۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

ادعیۃ الرسول:۔ دُعائیں احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختار یامین تاجر کتب قادیان سے ۲؍ کو ملتی ہے ؛

قرآن شریف اللہ جل شانہٗ کا پاک کامل کلام ہے جو تمام پاک صداقتوں اور سچائیوں پر مشتمل ہے (مسیح موعودؑ)

مارچ سنہ ۱۹۳۰ء		شوال سنہ ۱۳ ہجری مبارک	حوت سنہ ۱۸۵۱ شاکھا	فروردین سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	پھاگن سنہ ۱۳۳۵ بنگلہ	پھاگن سمت ۱۳۳۵ فصلی	پھاگن سمت ۱۹۸۶ بکرمی
ہفتہ	۱	۲۹	۱۱	۲۷	۱۷	۱۶	۱۸
اتوار	۲	۳۰	۱۲	۲۸	۱۸	۱۷	۱۹
پیر	۳	شوال	۱۳	۲۹	۱۹	۱۸	۲۰
منگل	۴	۲	۱۴	۳۰	۲۰	۱۹	۲۱
بدھ	۵	۳	۱۵	۳۱	۲۱	۲۰	۲۲
جمعرات	۶	۴	۱۶	فروردین	۲۲	۲۱	۲۳
جمعہ	۷	۵	۱۷	۲	۲۳	۲۲	۲۴
ہفتہ	۸	۶	۱۸	۳	۲۴	۲۳	۲۵
اتوار	۹	۷	۱۹	۴	۲۵	۲۴	۲۶
پیر	۱۰	۸	۲۰	۵	۲۶	۲۵	۲۷
منگل	۱۱	۹	۲۱	۶	۲۷	۲۶	۲۸
بدھ	۱۲	۱۰	۲۲	۷	۲۸	۲۷	۲۹
جمعرات	۱۳	۱۱	۲۳	۸	۲۹	۲۸	۳۰
جمعہ	۱۴	۱۲	۲۴	۹	۳۰	۲۹	چیت
ہفتہ	۱۵	۱۳	۲۵	۱۰	چیت	چیت	۲
اتوار	۱۶	۱۴	۲۶	۱۱	۲	۲	۳
پیر	۱۷	۱۵	۲۷	۱۲	۳	۳	۴
منگل	۱۸	۱۶	۲۸	۱۳	۴	۴	۵
بدھ	۱۹	۱۷	۲۹	۱۴	۵	۵	۶
جمعرات	۲۰	۱۸	۳۰	۱۵	۶	۶	۷
جمعہ	۲۱	۱۹	حمل	۱۶	۷	۷	۸
ہفتہ	۲۲	۲۰	۲	۱۷	۸	۸	۹
اتوار	۲۳	۲۱	۳	۱۸	۹	۹	۱۰
پیر	۲۴	۲۲	۴	۱۹	۱۰	۱۰	۱۱
منگل	۲۵	۲۳	۵	۲۰	۱۱	۱۱	۱۲
بدھ	۲۶	۲۴	۶	۲۱	۱۲	۱۲	۱۳
جمعرات	۲۷	۲۵	۷	۲۲	۱۳	۱۳	۱۴
جمعہ	۲۸	۲۶	۸	۲۳	۱۴	۱۴	۱۵
ہفتہ	۲۹	۲۷	۹	۲۴	۱۵	۱۵	۱۶
اتوار	۳۰	۲۸	۱۰	۲۵	۱۶	۱۶	۱۷
پیر	۳۱	۲۹	۱۱	۲۶	۱۵	۱۶	۱۸

حضرت آدم کا ممنوع پھل کھانا

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا۔

اس سے پہلے ہم نے آدم کو ایک حکم دیا تھا سو وہ بھی بھول گیا اور ہم نے اس کا گناہ پر عزم نہیں پایا

اس سے حضرت آدم کی صاف صاف بریت ہوتی ہے کہ انہوں نے عمداً حکم الٰہی کو نہیں توڑا۔ چونکہ ارادہ گناہ کے لئے ضروری ہے اس لئے آدم کا ممنوع پھل کو کھانا گناہ نہیں تھا۔ اور ساتھ ہی حضرت آدم کا قصہ بھی مشہور ہے کہ کیونکر شیطان نے انہیں دھوکہ دیا اور کیونکر انہوں نے ممنوع پھل کو کھایا۔ حضرت آدم اس میں بے قصور ہیں اور آدم کا گناہ اس کو نہیں کہا جا سکتا۔ اس میں ارادہ کی جزو ہے جو گناہ کے لئے ضروری ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں آدم کے گناہ کی نفی کر دی ہے۔ بھول جانا ایک فطرتی انسانی کمزوری ہے۔ اور اسی لئے پھل کھا چکنے کے بعد جب آدم کو معلوم ہوا۔ کہ اس سے بے ارادہ خدا کے حکم کی خلاف ورزی ہوگئی اور ضعف بشریت غالب آگیا تو فوراً اس نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی۔ کہ اے خدا اگر تو ہی ہمارا حافظ نہ ہو۔ اور تو ہی اپنی طاقت کے ساتھ ہمیں سہارا نہ دے۔ اور ہماری انسانی کمزوری کو دبائے نہ رکھے۔ تو ہم گھاٹا پانے والے ہوں گے + پس عیسائی لوگ جو آدم کو گنہگار ٹھہراتے ہیں۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس نے جان بوجھ کر حکم الٰہی کو توڑا تھا +

لوازمات عیاشی

(عیاشی کے لئے یہ چیزیں ضروری ہوتی ہیں)

(۱) بڑا عیاش شراب کا دلدادہ ہوتا ہے (۲) عمدہ کھانوں کا دلدادہ ہوتا ہے (۳) عمدہ سالنوں کا دلدادہ ہوتا ہے (۴) راگ و رنگ کا دلدادہ ہوتا ہے (۵) باکرہ عورتوں کا دلدادہ ہوتا ہے (۶) پہلے سے زیادہ حسین عورتوں کو تلاش کرتا ہے (۷) کم عمر عورتیں تلاش کرتا ہے (۸) عورتوں کی خواہشوں کا پابند ہوتا ہے (۹) عورتوں میں بے انصافی کرتا ہے (۱۰) عورتوں کی صحبت میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے + اللہ ان باتوں سے محفوظ رکھے آمین

مُردہ بچے کے جنازہ پر فرمایا جو بچہ مُردہ پیدا ہو اس کے واسطے نماز جنازہ نہیں ہوتی۔ (خلیفہ اوّلؓ)

تبلیغی مضامین:- مختلف تبلیغی مضامین محمد یامین تاجر کتب نے اکٹھے کئے اور قیمت صرف ۱۰ر

۱۸ وہ امور جو اہلِ سُنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے (مسیح موعودؑ)

نمازِ تہجد۔ تہجد۔ دو چار۔ آٹھ یا زیادہ جس قدر زیادہ آدمی توجہ کے ساتھ حضورِ قلب سے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ (خلیفہ اول)

اپریل سنہ ۱۹۳۰ء		ذیقعد سنہ ۱۳۴۸ ہجری	حمل سنہ ۱۸۵۲ شاکا	اردی بہشت سنہ ۱۳۳۹ فصلی	چیت سمت ۱۳۳۵ بنگلہ	چیت سمت ۱۳۳۷ فصلی	چیت سمت ۱۹۸۶ بکرمی
منگل	۱	۱	۱۲	۲۷	۱۸	۱۸	۱۹
بدھ	۲	۲	۱۳	۲۸	۱۹	۱۹	۲۰
جمعرات	۳	۳	۱۴	۲۹	۲۰	۲۰	۲۱
جمعہ	۴	۴	۱۵	۳۰	۲۱	۲۱	۲۲
ہفتہ	۵	۵	۱۶	۳۱	۲۲	۲۲	۲۳
اتوار	۶	۶	۱۷	[illegible]	۲۳	۲۳	۲۴
پیر	۷	۷	۱۸	۲	۲۴	۲۴	۲۵
منگل	۸	۸	۱۹	۳	۲۵	۲۵	۲۶
بدھ	۹	۹	۲۰	۴	۲۶	۲۶	۲۷
جمعرات	۱۰	۱۰	۲۱	۵	۲۷	۲۷	۲۸
جمعہ	۱۱	۱۱	۲۲	۶	۲۸	۲۸	۲۹
ہفتہ	۱۲	۱۲	۲۳	۷	۲۹	۲۹	۳۰
اتوار	۱۳	۱۳	۲۴	۸	۳۰	۳۰	[illegible]
پیر	۱۴	۱۴	۲۵	۹	[illegible]	[illegible]	۲
منگل	۱۵	۱۵	۲۶	۱۰	۲	۲	۳
بدھ	۱۶	۱۶	۲۷	۱۱	۳	۳	۴
جمعرات	۱۷	۱۷	۲۸	۱۲	۴	۴	۵
جمعہ	۱۸	۱۸	۲۹	۱۳	۵	۵	۶
ہفتہ	۱۹	۱۹	۳۰	۱۴	۶	۶	۷
اتوار	۲۰	۲۰	۳۱	۱۵	۷	۷	۸
پیر	۲۱	۲۱	ثور	۱۶	۸	۸	۹
منگل	۲۳	۲۲	۲	۱۷	۹	۹	۱۰
بدھ	۲۳	۲۳	۳	۱۸	۱۰	۱۰	۱۱
جمعرات	۲۴	۲۴	۴	۱۹	۱۱	۱۱	۱۲
جمعہ	۲۵	۲۵	۵	۲۰	۱۲	۱۲	۱۳
ہفتہ	۲۶	۲۶	۶	۲۱	۱۳	۱۳	۱۴
اتوار	۲۷	۲۷	۷	۲۲	۱۴	۱۴	۱۵
پیر	۲۸	۲۸	۸	۲۳	۱۵	۱۵	۱۶
منگل	۲۹	۲۹	۹	۲۴	۱۶	۱۶	۱۷
بدھ	۳۰	۳۰	۱۰	۲۵	۱۷	۱۷	۱۸

حالاتِ زمانہ

ہے یہ کیسا میرے دلبر اضطراب
ہر طرف چھایا ہُوا ہے کیوں عذاب
کس لئے مایوس ہے سارا جہاں
کیوں ہوا جاتا ہے باہم اختلاف
کس لئے ہر سمت سستی آگئی
دینداری کیوں نہیں آتی نظر
مجھ سے ہی سن لو کہ یہ کیا بات ہے
ہے سبب اس کا یہی باعث یہی
چھوڑ بیٹھے ہیں خدائے پاک کو
دین کی پرواہ نہ ہے خوف خدا
مذہب و ملت سے سب غافل ہوئے
چھا گئیں سب کے دلوں پر ظلمتیں
کام ان کا ہوگیا یہ صبح و شام
کرلیا ہے اپنی عادت میں یہی
راستی سے دور کیوں یہ جا پڑے
میرے مولا میرے آقا۔ میری جاں
ہیں یہ غافل خود ہی اپنا فضل کر
تیری راہ میں یہ بھی ہو جائیں فدا
احمدی سب کو بنا دے اے خدا
جس سے دنیا ساری روشن ہوگئی
جو سعید اور نیک تھے دنیا میں لوگ
جنکی فطرت نیک تھی اور نیک خو
دیکھ کر یہ نصرتِ ربِّ جلیل
احمدیت کی ترقی دیکھ کر
پر ہماری ہے دُعا ان کے لئے
ہو عطا انکو بھی اب راہِ ہُدیٰ
تجھ پہ ایمان لے آویں سبھی
مہدیِ موعود کی بیعت کریں
نیکیوں میں جلد تر سبقت کریں
ہے بہت یامین کے دلمیں خیال
میرے مولا میں ہوں محصورِ گناہ

کیا نظر آتا ہے کوئی انقلاب
کوئی بھی دیکھو نہیں وہ کامیاب
عقل سے بیکار ہیں سب شیخ و شاب
کیوں مسلمانوں کی ہے حالت خراب
وہ کہاں جاتا رہا جوشِ شباب
کیوں نہیں دیتے مجھے اسکا جواب
کیوں زمانہ کھا رہا ہے پیچ و تاب
سب بھلا بیٹھے ہیں اللہ کی کتاب
یاد سے جاتا رہا یوم الحساب
نیکیوں سے کرلیا ہے اجتناب
چھوڑ بیٹھے ہیں سب راہِ صواب
ہے بھلی باتوں کے آگے سدِّ باب
کفر کا باہم عطا کرنا خطاب
جانتے ہیں کفر کو دینی ثواب
کیوں نہیں مولا انہیں خوفِ عقاب
راہ دکھلا دیجئے ان کو شتاب
دُور کردے ان سے تو غفلت کا خواب
اپنے چہرہ سے اُٹھا دیجئے نقاب
ان کو بھی آئے نظر وہ آفتاب
معجزے دکھلائے جس نے بے حساب
احمدیت میں ہوئے داخل شتاب
پی لیا دنیا ہی میں کوثر کا آب
دشمنانِ دیں ہوئے جل کر کباب
خود بخود اپنا کیا خانہ خراب
دے چھڑک ان پر خدا مشک و گلاب
رحم فرما ان پہ اے عالیجناب
مان لیں مولا تیری اُمّ الکتاب
دُور کردے ان سے سب شرم و حجاب
کیونکہ ہے یہ زندگی مثلِ حباب
کسطرح دونگا قیامت میں حساب
میں اٹھا سکتا نہیں خشمِ عذاب

کلامِ حق۔۔ چیدہ چیدہ اخلاقی و مذہبی نظمیں محمد یامین تاجر کتب قادیان نے جمع کی ہیں قیمت ۱/

اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ (مسیح موعود)

مئی سنہ ۱۹۳۰ء		ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۸ ہجری مبارک	تور سنہ ۱۸۵۲ شاکھا	خورداد سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	بیساکھ سمت ۱۳۳۶ بنگلہ	بیساکھ سمت ۱۳۳۷ فصلی	بیساکھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی
جمعرات	۱	۱	۱۱	۲۶	۱۸	۱۸	۱۹
جمعہ	۲	۲	۱۲	۲۷	۱۹	۱۹	۲۰
ہفتہ	۳	۳	۱۳	۲۸	۲۰	۲۰	۲۱
اتوار	۴	۴	۱۴	۲۹	۲۱	۲۱	۲۲
پیر	۵	۵	۱۵	۳۰	۲۲	۲۲	۲۳
منگل	۶	۶	۱۶	۳۱	۲۳	۲۳	۲۴
بدھ	۷	۷	۱۷	تیر	۲۴	۲۴	۲۵
جمعرات	۸	۸	۱۸	۲	۲۵	۲۵	۲۶
جمعہ	۹	۹	۱۹	۳	۲۶	۲۶	۲۷
ہفتہ	۱۰	۱۰	۲۰	۴	۲۷	۲۷	۲۸
اتوار	۱۱	۱۱	۲۱	۵	۲۸	۲۸	۲۹
پیر	۱۲	۱۲	۲۲	۶	۲۹	۲۹	۳۰
منگل	۱۳	۱۳	۲۳	۷	۳۰	جیٹھ	۳۱
بدھ	۱۴	۱۴	۲۴	۸	۳۱	۲	جیٹھ
جمعرات	۱۵	۱۵	۲۵	۹	جیٹھ	۳	۲
جمعہ	۱۶	۱۶	۲۶	۱۰	۲	۴	۳
ہفتہ	۱۷	۱۷	۲۷	۱۱	۳	۵	۴
اتوار	۱۸	۱۸	۲۸	۱۲	۴	۶	۵
پیر	۱۹	۱۹	۲۹	۱۳	۵	۷	۶
منگل	۲۰	۲۰	۳۰	۱۴	۶	۸	۷
بدھ	۲۱	۲۱	۳۱	۱۵	۷	۹	۸
جمعرات	۲۲	۲۲	جیٹھ	۱۶	۸	۱۰	۹
جمعہ	۲۳	۲۳	۲	۱۷	۹	۱۱	۱۰
ہفتہ	۲۴	۲۴	۳	۱۸	۱۰	۱۲	۱۱
اتوار	۲۵	۲۵	۴	۱۹	۱۱	۱۳	۱۲
پیر	۲۶	۲۶	۵	۲۰	۱۲	۱۴	۱۳
منگل	۲۷	۲۷	۶	۲۱	۱۳	۱۵	۱۴
بدھ	۲۸	۲۸	۷	۲۲	۱۴	۱۶	۱۵
جمعرات	۲۹	۲۹	۸	۲۳	۱۵	۱۷	۱۶
جمعہ	۳۰	محرم	۹	۲۴	۱۶	۱۸	۱۷
ہفتہ	۳۱	۲	۱۰	۲۵	۱۷	۱۹	۱۸

تعلیم المہدی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ اور جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ اور دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ اور درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا اور جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور بدعملی سے یعنی شراب سے۔ قمار بازی سے۔ بدنظری سے۔ اور خیانت سے۔ رشوت سے۔ اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ اور جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ اور دعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکساری سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ اور بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ اور اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں انکی بات کو نہیں مانتا۔ اور جو اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی و احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ اور جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم رکھتا ہے۔ اور جو اپنے قصور والے کا گناہ نہیں بخشتا۔ اور ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔ اور جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں اور جو شخص مخالفین کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور انکی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ ہر ایک فاسق۔ زانی۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین۔ اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانیوالا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح سے نہیں بچ سکتے۔ تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی (اقتباس از کشتی نوح مصنفہ حضرت مسیح موعود)

روحانی علوم:- ترقی روحانیت پر تقریر حضرت خلیفۃ اوّل رضی۔ جسکو محمد یامین تاجر کتب تبلیغ خانہ قادیان نے چھاپا قیمت ۲؍

شیر

[illegible]

میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے۔ (مسیح موعود)

مسجد میں دوبارہ نماز کی جماعت کرنے پر فرمایا۔ دوبارہ جماعت منع نہیں ہے۔ البتہ ناپسندیدہ ہے اور وہ بھی مسجد میں مکروہ ہے۔ (خلیفہ ثانی)

جون سنہ ۱۹۳۰ء		محرم الحرام سنہ ۱۳۴۹ ہجری	جوزا سنہ ۱۸۵۲ شاکا	تیر سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	جیٹھ سمت ۱۳۳۶ بنگلہ	جیٹھ سمت ۱۳۳۷ فصلی	جیٹھ سمت ۱۹۸۷ بکرمی
اتوار	۱	۳	۱۱	۲۶	۱۸	۲۰	۱۹
پیر	۲	۴	۱۲	۲۷	۱۹	۲۱	۲۰
منگل	۳	۵	۱۳	۲۸	۲۰	۲۲	۲۱
بدھ	۴	۶	۱۴	۲۹	۲۱	۲۳	۲۲
جمعرات	۵	۷	۱۵	۳۰	۲۲	۲۴	۲۳
جمعہ	۶	۸	۱۶	۳۱	۲۳	۲۵	۲۴
ہفتہ	۷	۹	۱۷	تیر	۲۴	۲۶	۲۵
اتوار	۸	۱۰	۱۸	۲	۲۵	۲۷	۲۶
پیر	۹	۱۱	۱۹	۳	۲۶	۲۸	۲۷
منگل	۱۰	۱۲	۲۰	۴	۲۷	۲۹	۲۸
بدھ	۱۱	۱۳	۲۱	۵	۲۸	۳۰	۲۹
جمعرات	۱۲	۱۴	۲۲	۶	۲۹	ہاڑ	۳۰
جمعہ	۱۳	۱۵	۲۳	۷	۳۰	۲	۳۱
ہفتہ	۱۴	۱۶	۲۴	۸	۳۱	۳	ہاڑ
اتوار	۱۵	۱۷	۲۵	۹	ہاڑ	۴	۲
پیر	۱۶	۱۸	۲۶	۱۰	۲	۵	۳
منگل	۱۷	۱۹	۲۷	۱۱	۳	۶	۴
بدھ	۱۸	۲۰	۲۸	۱۲	۴	۷	۵
جمعرات	۱۹	۲۱	۲۹	۱۳	۵	۸	۶
جمعہ	۲۰	۲۲	۳۰	۱۴	۶	۹	۷
ہفتہ	۲۱	۲۳	۳۱	۱۵	۷	۱۰	۸
اتوار	۲۲	۲۴	سرطان	۱۶	۸	۱۱	۹
پیر	۲۳	۲۵	۲	۱۷	۹	۱۲	۱۰
منگل	۲۴	۲۶	۳	۱۸	۱۰	۱۳	۱۱
بدھ	۲۵	۲۷	۴	۱۹	۱۱	۱۴	۱۲
جمعرات	۲۶	۲۸	۵	۲۰	۱۲	۱۵	۱۳
جمعہ	۲۷	۲۹	۶	۲۱	۱۳	۱۶	۱۴
ہفتہ	۲۸	صفر	۷	۲۲	۱۴	۱۷	۱۵
اتوار	۲۹	۲	۸	۲۳	۱۵	۱۸	۱۶
پیر	۳۰	۳	۹	۲۴	۱۶	۱۹	۱۷
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

تبلیغی ترانہ

طالبو تم کو مبارک جانِ جاں نزدیک ہے
سر کے بل آؤ چلیں وہ آستاں نزدیک ہے

لن ترانی ہو چکی وقتِ تجلی آگیا
اہلِ دل دیکھو کھلے در آسماں نزدیک ہے

چشمِ نرگس وا ہے شوقِ دیدِ گل ہے آج کیوں
باغ میں کس گل کی آمد باغباں نزدیک ہے

کس کے نذرانہ کو اے گل تو نے سر پہ زر لیا
کس کی تشریف آوری اے بوستاں نزدیک ہے

واہ رے رعبِ ولایت ہو کا عالم ہے بپا
خیر مقدم کس کا اے صاحبدلاں نزدیک ہے

مہر و ماہ نے رخ پہ اپنے کس لیے ڈالی نقاب
کس کی آمد کونسا مردِ جواں نزدیک ہے

بلبل چہکی کیسے لگی دلدار سہرا کیوں گندھا
کونسے دولہا کی شادی کا سماں نزدیک ہے

ہاں سنا ہے کہہ گئے ہیں یوں امیر لکھنوی
اب ظہورِ مہدیِ آخر زماں نزدیک ہے[ل]

چرخ چہارم سے اتر کر مژدہ لے اہلِ دیں
ہند والوں کے مسیح قادیاں نزدیک ہے

سرخیِ روئے سما و دابۃ الارض پلیگ
ہر نادیت عذابِ منکراں نزدیک ہے

غافلو جاگو سوا نیزے پہ سورج آگیا
صورِ محشر پھنک چکا ختمِ جہاں نزدیک ہے

کر کے استغفار دل سے ہاتھ دو اس ہاتھ میں
اس کے قدموں میں چلو باغِ جناں نزدیک ہے

کیوں رہے جاتے ہو دوڑو اور لپک کر آؤ تم
جانے والو قادیان دار الاماں نزدیک ہے

مان لے اس ہادی و مہدی کو رہبر مان لے
وقتِ رحلت اب ترا اے کارواں نزدیک ہے

دیکھ لیتا ہوں تصور میں شہِ خوباں تجھے
کوچۂ دل ہے ترا عالی مکاں نزدیک ہے

بندۂ عاصی کا تن گو تیرے در سے دور ہے
جان اور دل سے مگر روح و رواں نزدیک ہے

منزلِ دیں گھر گئی جب لشکرِ کفار سے
نصرتِ حق نے کہا صاحبقراں نزدیک ہے

روشنی سے دور ہو کر بیٹھے ہو خاموش کیوں
آؤ دیکھو نیّرِ روشن بیاں نزدیک ہے

آخر الانبیاء کے معنی

انی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد اگر آخر الانبیاء سے مراد یہ ہے کہ کسی قسم کا بھی آپ کے بعد نبی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر آخر المساجد سے بھی یہی مراد لینا پڑے گی۔ کہ آپ کی مسجد کے بعد بھی کسی قسم کی مسجد نہیں بن سکتی۔ فتدبرو۔

[ل] یہ مصرع امیر لکھنوی کا ہے۔

تعلیم خاتون:- خاص عورتوں کے واسطے محمد یامین تاجر کتب قادیان نے چھپائی ہے۔ قیمت ۴ر

تصویر کھنچوانے کی ہماری نیت اسلام کی دعوت میں مدد لینا ہے۔ اور لنڈن میں تبلیغ کی خاطر (مسیح موعودؑ)

جولائی سنہ ۱۹۳۰ء		صفر المظفر سنہ ۱۳۴۹ ہجری	سرطان سنہ ۵۲ [illegible]	امرداد سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	ہاڑ سنہ ۱۳۳۶ بنگلہ	ہاڑ سنہ ۱۳۳۷ فصلی	ہاڑ سمت ۱۹۸۷ بکرمی
منگل	۱	۴	۱۱	۲۵	۱۷	۲۰	۱۸
بدھ	۲	۵	۱۲	۲۶	۱۸	۲۱	۱۹
جمعرات	۳	۶	۱۳	۲۷	۱۹	۲۲	۲۰
جمعہ	۴	۷	۱۴	۲۸	۲۰	۲۳	۲۱
ہفتہ	۵	۸	۱۵	۲۹	۲۱	۲۴	۲۲
اتوار	۶	۹	۱۶	۳۰	۲۲	۲۵	۲۳
پیر	۷	۱۰	۱۷	۳۱	۲۳	۲۶	۲۴
منگل	۸	۱۱	۱۸	شہریور	۲۴	۲۷	۲۵
بدھ	۹	۱۲	۱۹	۲	۲۵	۲۸	۲۶
جمعرات	۱۰	۱۳	۲۰	۳	۲۶	۲۹	۲۷
جمعہ	۱۱	۱۴	۲۱	۴	۲۷	ساون	۲۸
ہفتہ	۱۲	۱۵	۲۲	۵	۲۸	۲	۲۹
اتوار	۱۳	۱۶	۲۳	۶	۲۹	۳	۳۰
پیر	۱۴	۱۷	۲۴	۷	۳۰	۴	۳۱
منگل	۱۵	۱۸	۲۵	۸	۳۱	۵	۳۲
بدھ	۱۶	۱۹	۲۶	۹	۳۲	۶	ساون
جمعرات	۱۷	۲۰	۲۷	۱۰	ساون	۷	۲
جمعہ	۱۸	۲۱	۲۸	۱۱	۲	۸	۳
ہفتہ	۱۹	۲۲	۲۹	۱۲	۳	۹	۴
اتوار	۲۰	۲۳	۳۰	۱۳	۴	۱۰	۵
پیر	۲۱	۲۴	۳۱	۱۴	۵	۱۱	۶
منگل	۲۲	۲۵	۳۲	۱۵	۶	۱۲	۷
بدھ	۲۳	۲۶	اسد	۱۶	۷	۱۳	۸
جمعرات	۲۴	۲۷	۲	۱۷	۸	۱۴	۹
جمعہ	۲۵	۲۸	۳	۱۸	۹	۱۵	۱۰
ہفتہ	۲۶	۲۹	۴	۱۹	۱۰	۱۶	۱۱
اتوار	۲۷	۳۰	۵	۲۰	۱۱	۱۷	۱۲
پیر	۲۸	ربیع الاول	۶	۲۱	۱۲	۱۸	۱۳
منگل	۲۹	۲	۷	۲۲	۱۳	۱۹	۱۴
بدھ	۳۰	۳	۸	۲۳	۱۴	۲۰	۱۵
جمعرات	۳۱	۴	۹	۲۴	۱۵	۲۱	۱۶

سوانح پاک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

یہ سیدۃ النساء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے سنہ ۱۶ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ رجب سنہ ۲ھ میں جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے جنکی عمر اس وقت ۲۱ سال کی تھی، ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، طلحہؓ و زبیرؓ اور مہاجر و انصار کی جماعت کو بُلاکر خطبۂ نکاح پڑھ دیا۔ جس میں مہر کی تعداد چار مثقال مقرر کی گئی تھی۔ اختتام خطبہ پر چھوہاروں کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو اُم سلیم کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھجوا دیا۔ آپ کے بطن سے حضرت علیؓ کے چھ بچے یعنی حسینؓ، حسنؓ، زینب، اُم کلثوم، محسن اور رقیہ پیدا ہوئے۔ بوجہ غایت درجہ خداپرستی آپ کا لقب بتول پڑ گیا تھا۔ حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہ خداوندی سے سیدۃ النساء کے القاب ملے آپ نے اپنے والد رسول خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی تھی کہ بڑے بڑے جید صحابہؓ کے برابر قابلیت رکھتی تھیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبھی کبھی مسجد نبوی میں وعظ فرماتی تھیں۔ آپ کے خطبات اب بھی کتب سیر میں موجود ہیں۔ اور نہایت مدلّل اور پُرجوش ہیں۔ سنہ ۱۱ھ میں آنحضرتؐ کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کرسکیں اور اسی سال آپ نے بھی وفات پائی۔

منافق کی پہچان

(۱) بات کرے تو جھوٹی کہے (۲) وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۳) امانت میں خیانت کرے (۴) دشمنی یا لڑائی میں دوسروں کو گندی گالیوں سے یاد کرے (۵) معاہدہ کرے تو غداری کرے (۶) عشاء اور فجر کی نمازوں میں عموماً سست ہو (۷) عام طور پر نمازوں میں حضورِ قلب اور صدقِ نیت نہ ہو بلکہ ریا اور نمائش مدنظر ہو (۸) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے جی چراتا ہو (۹) کوئی دوسرا بھلا کام کیے تو خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ اس میں نکتہ چینی کرے (۱۰) مومنوں کی رنج و راحت دکھ مصیبت میں [illegible] کا شریک حال نہ ہو ✣

نمازیں جمع کی جائیں تو پہلی اور پچھلی دونو سنّتیں معاف ہوتی ہیں۔ اور کوئی پڑھ لے تو ممنوع نہیں۔ (خلیفۂ اوّل رض)

لیکچر لاہور [illegible] ۔ اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر حضرت مسیح موعودؑ کا لیکچر [illegible] کتب قادیان [illegible] منگاؤ

فلسفیانہ خیالات سے اپنے تئیں بچاؤ۔ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کیا (مسیح موعودؑ)

ہمارا یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت میں سے لوگوں کو اُٹھا کر اعلیٰ مقامات پر پہنچا دیتے ہیں۔ اور آپ کے ماتحت ہزاروں نبی ہونگے۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

اگست سنہ ۱۹۳۰ء		ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری	اسد سنہ ۱۸۵۲ شاکھا	شہرور سنہ ۱۹۳۹ فصل الٰہی	ساون سنہ ۱۳۳۶	ساون سمت ۱۳۳۷ فصلی	ساون سمت ۱۹۸۷ بکرمی
جمعہ	۱	۵	۱۰	۲۶	۱۶	۲۲	۱۷
ہفتہ	۲	۶	۱۱	۲۷	۱۷	۲۳	۱۸
اتوار	۳	۷	۱۲	۲۸	۱۸	۲۴	۱۹
پیر	۴	۸	۱۳	۲۹	۱۹	۲۵	۲۰
منگل	۵	۹	۱۴	۳۰	۲۰	۲۶	۲۱
بدھ	۶	۱۰	۱۵	۳۱	۲۱	۲۷	۲۲
جمعرات	۷	۱۱	۱۶	[illegible]	۲۲	۲۸	۲۳
جمعہ	۸	۱۲	۱۷	۲	۲۳	۲۹	۲۴
ہفتہ	۹	۱۳	۱۸	۳	۲۴	۳۰	۲۵
اتوار	۱۰	۱۴	۱۹	۴	۲۵	بھادوں	۲۶
پیر	۱۱	۱۵	۲۰	۵	۲۶	۲	۲۷
منگل	۱۲	۱۶	۲۱	۶	۲۷	۳	۲۸
بدھ	۱۳	۱۷	۲۲	۷	۲۸	۴	۲۹
جمعرات	۱۴	۱۸	۲۳	۸	۲۹	۵	۳۰
جمعہ	۱۵	۱۹	۲۴	۹	۳۰	۶	۳۱
ہفتہ	۱۶	۲۰	۲۵	۱۰	۳۱	۷	بھادوں
اتوار	۱۷	۲۱	۲۶	۱۱	بھادوں	۸	۲
پیر	۱۸	۲۲	۲۷	۱۲	۲	۹	۳
منگل	۱۹	۲۳	۲۸	۱۳	۳	۱۰	۴
بدھ	۲۰	۲۴	۲۹	۱۴	۴	۱۱	۵
جمعرات	۲۱	۲۵	۳۰	۱۵	۵	۱۲	۶
جمعہ	۲۲	۲۶	۳۱	۱۶	۶	۱۳	۷
ہفتہ	۲۳	۲۷	۳۲	۱۷	۷	۱۴	۸
اتوار	۲۴	۲۸	[illegible]	۱۸	۸	۱۵	۹
پیر	۲۵	۲۹	۲	۱۹	۹	۱۶	۱۰
منگل	۲۶	[illegible]	۳	۲۰	۱۰	۱۷	۱۱
بدھ	۲۷	۲	۴	۲۱	۱۱	۱۸	۱۲
جمعرات	۲۸	۳	۵	۲۲	۱۲	۱۹	۱۳
جمعہ	۲۹	۴	۶	۲۳	۱۳	۲۰	۱۴
ہفتہ	۳۰	۵	۷	۲۴	۱۴	۲۱	۱۵
اتوار	۳۱	۶	۸	۲۵	۱۵	۲۲	۱۶

خدا کی محبت

بتاؤں کس لئے مسرور ہوں میں
محبت میں خدا کی چُور ہوں میں
مجھے دنیاوی باتوں سے ہے نفرت
بُرے کاموں سے اکثر دُور ہوں میں
ہوا ہوں حلقۂ احمدؐ میں داخل
خدا کا اس لئے مشکور ہوں میں
مرے مولا مجھے تو بخش دے جو
گناہوں میں بڑا محصور ہوں میں
امام الوقت کی بیعت کے باعث
عزیزوں میں بڑا مقہور ہوں میں
وہ دیتے ہیں مجھے لالچ ہزاروں
بنوں غیر احمدی معذور ہوں میں
مجھے وہ جام مرزا نے پلایا
کہ جس سے ہر گھڑی مخمور ہوں میں
ہے انکارِ اعزا پر مجھے رنج
وہ مجھ سے دُور ایسے دُو ہوں میں
مخالف کرتے ہیں صدہا تدابیر
خدا کے فضل سے منصور ہوں میں
عزیز و اقربا اور دوستوں کی
لئے تبلیغ حق مامور ہوں میں
خدا کا شکر ہے یامین بے حد
کہ چشمِ یار میں منظور ہوں میں

تیرھواں سال

ہزار ہزار شکر و احسان اُس معبودِ حقیقی کا ہے کہ جس نے اِس جہالت کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انکی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر اللہ کا مجھ پر احسان ہوا کہ آپکے سلسلۂ حقہ میں داخل ہونیکی توفیق بخشی اور پھر اسپر اور یہ احسان فرمایا کہ مجھ سراپا گنہگار کو توفیق عطا فرمائی کہ ہر سال بصورت جنتری تبلیغی مضامین چھاپ چھاپ کر بنی نوع کی بھلائی کیلئے شائع کروں الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اب اس جنتری کا تیرھواں سال ہے احباب محسوس کرینگے کہ پچھلے سال سے کہیں زیادہ مضمون نئے نئے اور دلچسپ درج کئے گئے ہیں خدا کے حضور دعا ہے کہ اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے آمین۔ خاکسار محمد یامین

ردّ چکڑالوی۔ چکڑالویوں کے ردّ میں مکمل کتاب محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۵/ میں طلب کرو۔

ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے (مسیح موعودؑ)

ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء		ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۹ ہجری	سنبلہ سنہ ۱۸۵۲ شاکھا	مہر سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	بھادوں سنہ ۱۳۳۶ بنگلہ	بھادوں سنہ ۱۳۳۷ فصلی	بھادوں سمت ۱۹۹۷ بکرمی
پیر	۱	۷	۹	۲۶	۱۶	۲۳	۱۷
منگل	۲	۸	۱۰		۱۷	۲۴	۱۸
بدھ	۳	۹	۱۱	۲	۱۸	۲۵	۱۹
جمعرات	۴	۱۰	۱۲	۲۹	۱۹	۲۶	۲۰
جمعہ	۵	۱۱	۱۳	۳۰	۲۰	۲۷	۲۱
ہفتہ	۶	۱۲	۱۴		۲۱	۲۸	۲۲
اتوار	۷	۱۳	۱۵	۲	۲۲	۲۹	۲۳
پیر	۸	۱۴	۱۶	۳	۲۳	۳۰	۲۴
منگل	۹	۱۵	۱۷	۴	۲۴	[illegible]	۲۵
بدھ	۱۰	۱۶	۱۸	۵	۲۵	۲	۲۶
جمعرات	۱۱	۱۷	۱۹	۶	۲۶	۳	۲۷
جمعہ	۱۲	۱۸	۲۰	۷	۲۷	۴	۲۸
ہفتہ	۱۳	۱۹	۲۱	۸	۲۸	۵	۲۹
اتوار	۱۴	۲۰	۲۲	۹	۲۹	۶	۳۰
پیر	۱۵	۲۱	۲۳	۱۰	۳۰	۷	۳۱
منگل	۱۶	۲۲	۲۴	۱۱	۳۱	۸	اسوج
بدھ	۱۷	۲۳	۲۵	۱۲	اسوج	۹	۲
جمعرات	۱۸	۲۴	۲۶	۱۳	۲	۱۰	۳
جمعہ	۱۹	۲۵	۲۷	۱۴	۳	۱۱	۴
ہفتہ	۲۰	۲۶	۲۸	۱۵	۴	۱۲	۵
اتوار	۲۱	۲۷	۲۹	۱۶	۵	۱۳	۶
پیر	۲۲	۲۸	۳۰	۱۷	۶	۱۴	۷
منگل	۲۳	۲۹	[illegible]	۱۸	۷	۱۵	۸
بدھ	۲۴	[illegible]	۲	۱۹	۸	۱۶	۹
جمعرات	۲۵	۲	۳	۲۰	۹	۱۷	۱۰
جمعہ	۲۶	۳	۴	۲۱	۱۰	۱۸	۱۱
ہفتہ	۲۷	۴	۵	۲۲	۱۱	۱۹	۱۲
اتوار	۲۸	۵	۶	۲۳	۱۲	۲۰	۱۳
پیر	۲۹	۶	۷	۲۴	۱۳	۲۱	۱۴
منگل	۳۰	۷	۸	۲۵	۱۴	۲۲	۱۵
۰	۰	۰	۰	-	۰	۰	۰

جماعتِ احمدیہ کے عقائد

(۱) اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی شخص اسکی ذات یا صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں اس کا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے (۲) ملائکہ کا وجود برحق ہے (۳) خدا تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے انپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں (۴) ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں (۵) الہام الٰہی کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہے گا (۶) ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں (۷) بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلعم شفیع ہونگے (۸) ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی۔ اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں جسکی آمد کو آنحضرتؐ ہی کی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جس کا نام مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں اور آپکے سوا کوئی شخص مسیح موعود نہیں (۹) ہمارا ایمان ہے قرآن کریم کے بعد کوئی نئی کتاب نہیں (۱۰) اس بات پر ہمارا یقین ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں اور نہ ایسا نبی جو آپ کی امت سے نہ ہو +

ہدایات برائے چشم

(۱) لکھتے پڑھتے سینے پرونے کیوقت لیمپ کو اس طرح پر رکھا جائے کہ روشنی کی شعاع آنکھ پر نہ پڑے بلکہ کندھوں سے گذر کر کتاب یا کپڑے وغیرہ پر اسکی روشنی پڑے + (۲) گھنٹے میں ہر چالیس منٹ کے بعد دس منٹ کا وقفہ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے ضروری ہے چونکہ اسکا اثر آنکھوں پر بھی پڑتا ہے (۳) ہمیشہ تیز دھوپ۔ گرد و غبار چمکدار چیز سے آنکھ کو بچانا چاہیئے۔ چمکدار چیز پر یکدم نظر ڈالنا مضر ہے (۴) کثرت جماع اور تمام نشہ دینے والی اشیاء سے بھی آنکھ کو نقصان پہنچتا ہے اور زیادہ سونے سے بھی (۵) صاف پانی سے نہانے۔ خوبصورت اشیاء دیکھنے۔ حد اعتدال سے

۲۴ / ادھر ادھر نہ ہونے سے آنکھیں اچھی رہتی ہیں +

میرے نزدیک مسلمانوں کی تباہی کا بہت بڑا موجب نماز کا چھوڑنا ہے۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

دو تقریریں :- تقریر حضرت مسیح موعودؑ جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء محمد یامین تاجر کتب قادیان نے چھاپکر شائع کیا قیمت ۲/

کوئی مسئلہ اگر قرآن و حدیث و سنت سے معلوم نہ ہو سکے تو فقہ حنفیہ پر عمل کریں ۔ (مسیح موعودؑ)

جمعہ سے پہلے جسقدر اللہ تعالیٰ توفیق دے سنتیں پڑھو۔ کوئی حد بندی نہیں۔ دو ہوں چار ہوں چھ ہوں یا اس سے بھی زیادہ۔ (خلیفۂ اوّلؓ)

اکتوبر ۱۹۳۰ء		جمادی الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری	میزان سنہ ۱۸۵۲ شاکھا	آبان سنہ ۱۳۳۹ فصل الٰہی	اسوج سمت ۱۳۳۷ بنگلہ	اسوج سمت ۱۳۳۸ فصلی	اسوج سمت ۱۹۸۷ بکرمی
بدھ	۱	۸	۹	۲۶	۱۵	۲۳	۱۶
جمعرات	۲	۹	۱۰	۲۷	۱۶	۲۴	۱۷
جمعہ	۳	۱۰	۱۱	۲۸	۱۷	۲۵	۱۸
ہفتہ	۴	۱۱	۱۲	۲۹	۱۸	۲۶	۱۹
اتوار	۵	۱۲	۱۳	۳۰	۱۹	۲۷	۲۰
پیر	۶	۱۳	۱۴	آذر	۲۰	۲۸	۲۱
منگل	۷	۱۴	۱۵	۲	۲۱	۲۹	۲۲
بدھ	۸	۱۵	۱۶	۳	۲۲	[illegible]	۲۳
جمعرات	۹	۱۶	۱۷	۴	۲۳	۲	۲۴
جمعہ	۱۰	۱۷	۱۸	۵	۲۴	۳	۲۵
ہفتہ	۱۱	۱۸	۱۹	۶	۲۵	۴	۲۶
اتوار	۱۲	۱۹	۲۰	۷	۲۶	۵	۲۷
پیر	۱۳	۲۰	۲۱	۸	۲۷	۶	۲۸
منگل	۱۴	۲۱	۲۲	۹	۲۸	۷	۲۹
بدھ	۱۵	۲۲	۲۳	۱۰	۲۹	۸	۳۰
جمعرات	۱۶	۲۳	۲۴	۱۱	۳۰	۹	۳۱
جمعہ	۱۷	۲۴	۲۵	۱۲	۳۱	۱۰	کاتک
ہفتہ	۱۸	۲۵	۲۶	۱۳	کاتک	۱۱	۲
اتوار	۱۹	۲۶	۲۷	۱۴	۲	۱۲	۳
پیر	۲۰	۲۷	۲۸	۱۵	۳	۱۳	۴
منگل	۲۱	۲۸	۲۹	۱۶	۴	۱۴	۵
بدھ	۲۲	۲۹	۳۰	۱۷	۵	۱۵	۶
جمعرات	۲۳	۳۰	۳۱	۱۸	۶	۱۶	۷
جمعہ	۲۴	[illegible]	عقرب	۱۹	۷	۱۷	۸
ہفتہ	۲۵	۲	۲	۲۰	۸	۱۸	۹
اتوار	۲۶	۳	۳	۲۱	۹	۱۹	۱۰
پیر	۲۷	۴	۴	۲۲	۱۰	۲۰	۱۱
منگل	۲۸	۵	۵	۲۳	۱۱	۲۱	۱۲
بدھ	۲۹	۶	۶	۲۴	۱۲	۲۲	۱۳
جمعرات	۳۰	۷	۷	۲۵	۱۳	۲۳	۱۴
جمعہ	۳۱	۸	۸	۲۶	۱۴	۲۴	۱۵

کلام شعرائے سابقہ بروفات مسیح علیہ السلام

حضرت عیسیٰ نبی۔ داؤد۔ موسیٰ خاک ہیں
لے کے توریت و زبور انجیل حق سے چل بسے

آدم کہاں۔ حوا کہاں۔ عیسیٰ کہاں۔ مریم کہاں
ہارون اور موسیٰ کہاں اسبات کا ہے سب کو غم

فکر کن در نفس جامی تو در شام و صبوح
ابن موسیٰ۔ ابن عیسیٰ۔ ابن یحییٰ۔ ابن نوح

کجا شد عیسیٰ مریم کہ مردہ زندہ مے کردی
سلیماں خود کجا رفتہ کجا تخت سلیمانی

یوسف کہاں موسیٰ کہاں ایوب اور یحییٰ کہاں
مریم کہاں عیسیٰ کہاں آخر فنا۔ آخر فنا

آدم سے اب تک جسقدر پیدا ہوئے وخشت و بشیر
جب کر چکے عمریں بسر ہو کر فنا جاتے رہے

اعلان برائے مشتہرین

چونکہ بعض تاجر احباب جنتری ہذا میں اشتہارات درج کرنے کے متعلق دریافت کرتے ہیں انکی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہذب اور مفید اشتہار کے اشتہارات جو دیانتداری پر مبنی ہونگے نخوشی درج کئے جائینگے جنکی اُجرت جنتری کا فی صفحہ پانچروپیہ اور اسکا نصف صفحہ تین روپیہ آخر اکتوبر ۱۹۳۰ء تک بلکہ معہ قیمت کے اشتہارات آجانے چاہئیں۔ محمد یامین مالک احمدیہ جنتری قادیان

قادیان گائیڈ:۔ تواریخ قادیان اور جملہ حالات محمد یامین تاجر کتب قادیان کی بنائی ہوئی قیمت ۲ر

قرآن شریف میں جہاں دعا کا مقام آوے۔ اور جو اسمیں چاہا گیا ہو اپنے لئے بھی چاہو۔ جہاں عذاب کا ذکر آئے پناہ مانگو اور بدعملی جسے عذاب آیا بچو (مسیح موعودؑ)

	نومبر ۱۹۳۰ء	جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۹ ہجری	عقرب سنہ ۱۸۵۲ شاکھا	آذر سنہ ۱۳۴۰ فصلی الٰہی	کاتک سنہ ۱۳۳۷ بنگلہ	کاتک سنہ ۱۳۳۷ فصلی	کاتک سنہ ۱۹۸۷ بکرمی
ہفتہ	۱	۹	۹	۲۷	۱۵	۲۵	۱۶
اتوار	۲	۱۰	۱۰	۲۸	۱۶	۲۶	۱۷
پیر	۳	۱۱	۱۱	۲۹	۱۷	۲۷	۱۸
منگل	۴	۱۲	۱۲	۳۰	۱۸	۲۸	۱۹
بدھ	۵	۱۳	۱۳	دے	۱۹	۲۹	۲۰
جمعرات	۶	۱۴	۱۴	۲	۲۰	۳۰	۲۱
جمعہ	۷	۱۵	۱۵	۳	۲۱	[illegible]	۲۲
ہفتہ	۸	۱۶	۱۶	۴	۲۲	۲	۲۳
اتوار	۹	۱۷	۱۷	۵	۲۳	۳	۲۴
پیر	۱۰	۱۸	۱۸	۶	۲۴	۴	۲۵
منگل	۱۱	۱۹	۱۹	۷	۲۵	۵	۲۶
بدھ	۱۲	۲۰	۲۰	۸	۲۶	۶	۲۷
جمعرات	۱۳	۲۱	۲۱	۹	۲۷	۷	۲۸
جمعہ	۱۴	۲۲	۲۲	۱۰	۲۸	۸	۲۹
ہفتہ	۱۵	۲۳	۲۳	۱۱	۲۹	۹	۳۰
اتوار	۱۶	۲۴	۲۴	۱۲	۳۰	۱۰	[illegible]
پیر	۱۷	۲۵	۲۵	۱۳	[illegible]	۱۱	۲
منگل	۱۸	۲۶	۲۶	۱۴	۲	۱۲	۳
بدھ	۱۹	۲۷	۲۷	۱۵	۳	۱۳	۴
جمعرات	۲۰	۲۸	۲۸	۱۶	۴	۱۴	۵
جمعہ	۲۱	۲۹	۲۹	۱۷	۵	۱۵	۶
ہفتہ	۲۲	رجب	۳۰	۱۸	۶	۱۶	۷
اتوار	۲۳	۲	قوس	۱۹	۷	۱۷	۸
پیر	۲۴	۳	۲	۲۰	۸	۱۸	۹
منگل	۲۵	۴	۳	۲۱	۹	۱۹	۱۰
بدھ	۲۶	۵	۴	۲۲	۱۰	۲۰	۱۱
جمعرات	۲۷	۶	۵	۲۳	۱۱	۲۱	۱۲
جمعہ	۲۸	۷	۶	۲۴	۱۲	۲۲	۱۳
ہفتہ	۲۹	۸	۷	۲۵	۱۳	۲۳	۱۴
اتوار	۳۰	۹	۸	۲۶	۱۴	۲۴	۱۵

احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے کے
دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ سلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر و یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ کبر اور تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؛

(از کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اپنے ایمان کی فکر کریں جو شخص نماز چھوڑتا ہے۔ میں اسکو یقین دلاتا ہوں اسکو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

مباحثہ منصوری مابین ابو قاسم علی صاحب بہاری مولوی صاحب مسئلہ صداقت مسیح موعودؑ اور وفات مسیحؑ محمد یامین تاجر کتب قادیان

سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو ہمیشہ ثمرات دیتا رہے۔ اور مذہب کا ثمرہ الہام ہی ہے پس اسلام نے اپنے پیروؤں کا منتہائے نظر دوسرے مذاہب کی نسبت بہت اعلیٰ رکھا (خلیفۃ المسیح الثانی)

دسمبر ۱۹۳۰ء		رجب ۱۳۴۹ ہجری	[illegible] سمت ۱۸۵۲ شاکا	[illegible] سن ۱۳۴۰ فصلی الٰہی	مگھر سن ۱۳۳۷ بنگلہ	مگھر سن ۱۳۳۸ فصلی	مگھر سمت ۱۹۸۷ بکرمی
پیر	۱	۱۰	۹	۲۷	۱۵	۲۵	۱۶
منگل	۲	۱۱	۱۰	۲۸	۱۶	۲۶	۱۷
بدھ	۳	۱۲	۱۱	۲۹	۱۷	۲۷	۱۸
جمعرات	۴	۱۳	۱۲	۳۰	۱۸	۲۸	۱۹
جمعہ	۵	۱۴	۱۳	[illegible]	۱۹	۲۹	۲۰
ہفتہ	۶	۱۵	۱۴	۲	۲۰	[illegible]	۲۱
اتوار	۷	۱۶	۱۵	۳	۲۱	۲	۲۲
پیر	۸	۱۷	۱۶	۴	۲۲	۳	۲۳
منگل	۹	۱۸	۱۷	۵	۲۳	۴	۲۴
بدھ	۱۰	۱۹	۱۸	۶	۲۴	۵	۲۵
جمعرات	۱۱	۲۰	۱۹	۷	۲۵	۶	۲۶
جمعہ	۱۲	۲۱	۲۰	۸	۲۶	۷	۲۷
ہفتہ	۱۳	۲۲	۲۱	۹	۲۷	۸	۲۸
اتوار	۱۴	۲۳	۲۲	۱۰	۲۸	۹	۲۹
پیر	۱۵	۲۴	۲۳	۱۱	۲۹	۱۰	[illegible]
منگل	۱۶	۲۵	۲۴	۱۲	[illegible]	۱۱	۲
بدھ	۱۷	۲۶	۲۵	۱۳	۲	۱۲	۳
جمعرات	۱۸	۲۷	۲۶	۱۴	۳	۱۳	۴
جمعہ	۱۹	۲۸	۲۷	۱۵	۴	۱۴	۵
ہفتہ	۲۰	۲۹	۲۸	۱۶	۵	۱۵	۶
اتوار	۲۱	۳۰	۲۹	۱۷	۶	۱۶	۷
پیر	۲۲	شعبان	[illegible]	۱۸	۷	۱۷	۸
منگل	۲۳	۲	۲	۱۹	۸	۱۸	۹
بدھ	۲۴	۳	۳	۲۰	۹	۱۹	۱۰
جمعرات	۲۵	۴	۴	۲۱	۱۰	۲۰	۱۱
جمعہ	۲۶	۵	۵	۲۲	۱۱	۲۱	۱۲
ہفتہ	۲۷	۶	۶	۲۳	۱۲	۲۲	۱۳
اتوار	۲۸	۷	۷	۲۴	۱۳	۲۳	۱۴
پیر	۲۹	۸	۸	۲۵	۱۴	۲۴	۱۵
منگل	۳۰	۹	۹	۲۶	۱۵	۲۵	۱۶
بدھ	۳۱	۱۰	۱۰	۲۷	۱۶	۲۶	۱۷

بیعت کے الفاظ

حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی مندرجہ ذیل الفاظ میں بیعت لیتے ہیں:-

(ہاتھ میں ہاتھ مصافحہ کی طرح کا لے کر)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (۳ بار- اسکے بعد) آج میں احمدی سلسلہ میں محمود کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آیندہ بھی تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ شرک نہیں کرونگا۔ اسلام کے تمام احکام کو بجالانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ جو تم نیک کام بتاؤ گے۔ اُن میں تمہاری فرمانبرداری کرونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ (۳ بار) رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (۳ بار) اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔۔ (اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ہاتھ اُٹھا کر مع حاضرین کے دُعا کرتے ہیں)

سُستی کے اسباب

(فرمودہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ)

ایک کنجڑی تھی ہم نے اس سے پوچھا۔ یہ پیشہ تم نے کیوں اختیار کیا۔ اس نے جواب دیا۔ اچھی خوراک ہو۔ اچھی پوشاک ہو۔ کمانے میں آدمی سست ہو تو وہ کنجر نہ بنے تو اور کیا کرے۔ وہ فسق و فجور میں بہت تجربہ کار تھی۔ اس سے یہ نکتہ بچپن میں ملا جو ایک مصرع تھا۔ اب دوسرا مصرع مشنری کالج کے بورڈروں کے حالات سے معلوم ہوا کہ ان میں سے بعض داخل ہونیوالوں سے پوچھا تم کیوں داخل ہوئے تو جواب ملا کہ روٹی کمانا جانتے نہیں۔ یہاں روٹی تو ملتی ہے غرض خوراک اور پوشاک میں زیادہ توغل کرنے سے فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے جب نہ ملے تو خدا پر ناراض ہوتے ہیں۔ یاد رکھو کہ جو لوگ بہت عمدہ لباس و خوراک کی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں وہ کبھی بھی بڑے کام نہیں کر سکتے۔ میں ان چیزوں کو حرام نہیں کہتا خدا تعالیٰ کسی کو اگر دے تو بیشک عمدہ لباس پہنے عمدہ کھانا کھائے مگر مطلب یہ ہے کہ بغیر تکلف و توغل زیادہ نہ کرے

صداقت کی روشنی، مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی برمسئلہ محمود اور محمدی مسیحؑ کے دشمنوں کا مقابلہ۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۵ آنے میں ملیگا

ہر قول و فعل حرکت و سکون اور خورد و نوش کے وقت دیکھو کیا خدا کے لئے اور سنت نبوی کے مطابق ہے (مسیح موعودؑ)

جب عبادت میں ظاہری پاکیزگی کا اسقدر خیال رکھا گیا ہے۔ تو باطنی طہارت کا ایک مسلم کو کسقدر خیال رکھنا چاہیئے (خلیفۃ المسیح ثانی)

باوا نانک صاحب کا چولا

وہ چولا جسکو سکھ لوگ تعظیم کے سبب سے چولا صاحب پکارتے ہیں۔ ڈیرہ نانک (پنجاب) میں ایک خاص مکان میں رکھا ہوا ہے اور وہ ایک سوتی کپڑا ہے اور بعض بعض کنارے سرخی نما ہیں اور اس پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ کتاب ساکھی میں چولا صاحب کی حقیقت اس طرح لکھی ہے۔ جب باوا صاحب کا انتقال ہوا۔ تو یہ چولا انگد صاحب کو جو پہلے جانشین باوا صاحب تھے ملا جس کو انہوں نے گدی پر بیٹھتے وقت سر پر باندھا اور ہمیشہ بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنے پاس رکھا چنانچہ پانچویں گرو ارجن داس صاحب کے وقت تک ہر ایک گرو اپنی گدی نشینی کے وقت اس کو مبارک سمجھ کر سر پر رکھتا رہا۔ اور ایک فرض کے طور پر یہ عادت ہو گئی کہ بڑے بڑے درباروں میں عظیم الشان مہموں کے وقت یہ چولا سر پر رکھتے اور اس سے برکت حاصل کرتے۔ آخر میں یہ چولا کابلی مل کو ملا جو باوا نانک صاحب کی اولاد میں تھا اور اب تک بمقام ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور پنجاب انہیں کی اولاد کے پاس ہے۔ کہتے ہیں کہ گرو صاحب نے مراقبہ کیا تب یہ خلعت خدا کی طرف سے عطا ہوا۔ کوئی شبہ نہیں کہ یہ چولا آسمان سے ہی اترا ہو اور خدا نے ہی لکھا ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ کسی نے اس کی حد بست نہیں کی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ باوا صاحب کو یہ قرآنی آیات الہامی طور پر معلوم ہو گئی ہوں۔ اور چولا کشفی طور پر دکھایا گیا ہو۔ اور پھر اس طرز پر بنایا گیا ہو۔ کیونکہ نانک خدا کی محبت اور عشق میں دیوانہ وار تھا۔ اور پروانہ کی طرح ملک در ملک پرواز کرتا تھا۔ کئی بار حج کرنے بھی گیا۔ اور وہ چولا کو اس غرض سے پہنا کرتا تھا کہ وہ اپنی نجات کا ذریعہ جانتا تھا۔ اور تا تمام دنیا کو اپنے اسلام پر گواہ کرے۔ اس راز کو معلوم کرنے کے لئے ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اپنے چند رفقاء ڈیرہ نانک تشریف لے گئے۔ اور خاص انتظام کے ماتحت آپ کو چولا دیکھنے کا موقعہ ملا اس سے پہلے کسی کو اس طرح پر دیکھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ قرآنی آیات کے علاوہ اس پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بھی لکھا ہوا پایا۔ کئی غلافوں اور تہیوں میں لپٹا ہوا پایا۔ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص بھی لکھی ہوئی دیکھی۔ چولے کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ باوا صاحب اسلام پر دل و جان سے فدا تھے اور اللہ اور رسولؐ کے عاشق زار تھے۔ اور وہ اس چولا کو اس غرض سے بطور وصیت چھوڑ گئے تا سب لوگ اور آنیوالی نسلیں ان کی اندرونی حالت پر زندہ گواہ ہوں۔ اس چولے کی ہر ایک جگہ قرآن شریف اور اسماء الٰہی لکھے ہوئے پائے گئے۔ چولا اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ باوا صاحب بجز اسلام کے دوسرے تمام دینوں کو جھوٹے اور باطل اور گندے جانتے تھے۔ اور چولے پر وہ وہ آیات قرآنی درج ہیں جن سے مذہب اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے مذاہب کا بطلان۔ چولا ان کے مسلمان ہونے کی شہادت دیتا ہے ورنہ ایک ہندو کیونکر ایسے چولے کو پہن سکتا ہے جس پر قرآنی آیات اور اس کے مذہب کی تردید لکھی ہوئی ہو۔ پس ان امور سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو مذہب کو قطعی طور پر چھوڑ چکے تھے۔ انگد اور بالا کی جنم ساکھی جو اس زمانہ میں تالیف ہوئی ہے اس میں چولے کی حقیقت کو پورے طور پر لکھا ہے کہ یہ چولا باوا نانک صاحب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا تھا۔ اور اس بات کو چار سو برس کا عرصہ گذرتا ہے برابر اس کی تعظیم و تکریم ہوتی چلی آئی ہے۔ پس سکھ صاحبان کو چاہیئے کہ اپنے گرو کے مذہب کو اختیار کریں ؛

مباحثہ دہلی = مابین حضرت مسیح موعودؑ و مولوی بشیر بھوپالی بر مسئلہ وفات مسیحؑ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۲/ مانگا

اے عزیزو تقویٰ اختیار کرو دنیا اور اسکی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو (مسیح موعودؑ)

واقعاتِ زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مرتبہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مندرجہ ذیل واقعات ذیل کے سنین میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء - ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۸۴۲ء یا ۱۸۴۳ء - ابتدائی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب۔

۱۸۴۶ء یا ۱۸۴۷ء - صرف و نحو کی تعلیم از مولوی فضل احمد صاحب۔

۱۸۵۲ء یا ۱۸۵۳ء - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی شادی (غالباً)

۱۸۵۳ء یا ۱۸۵۴ء - نحو و منطق و حکمت و دیگر علوم مروجہ کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب اور اسی زمانہ کے قریب بعض کتب طب اپنے والد ماجد سے۔

۱۸۵۵ء یا ۱۸۵۶ء - ولادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (غالباً)

۱۸۵۷ء یا ۱۸۵۸ء - ولادت مرزا فضل احمد (غالباً)

۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں آنحضرت صلعم کی زیارت اور اشارات ماموریت۔

۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء - ایام ملازمت بمقام سیالکوٹ۔

۱۸۶۸ء - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا انتقال۔

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحثہ کی تیاری اور الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" غالباً سب سے پہلا الہام ہے۔

۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۶ء - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھنا (غالباً)

۱۸۷۶ء - تعمیر مسجد اقصیٰ - الہام الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد کا انتقال۔

۱۸۷۷ء - اخبارات میں مضامین بھجوانے کا آغاز (غالباً) مقدمہ از جانب محکمہ ڈاکخانہ (غالباً) سفر سیالکوٹ۔

۱۸۷۸ء - انعامی مضمون رقمی پنجصد روپیہ بمقابلہ آریہ سماج - تیاری تصنیف براہین احمدیہ (غالباً)

۱۸۷۹ء - ابتدا تصنیف براہین احمدیہ و اعلان طبع و اشاعت۔

۱۸۸۰ء - اشاعت حصہ اول و حصہ دوم براہین احمدیہ۔

۱۸۸۲ء - اشاعت حصہ سوئم براہین احمدیہ و الہام ماموریت قل انی امرت وانا اول المؤمنین۔

۱۸۸۳ء - وفات مرزا غلام قادر صاحب برادر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۸۸۴ء - اشاعت حصہ چہارم براہین احمدیہ - اشتہار اعلان دعویٰ مجددیت و اشتہار دعوت برائے دکھانے نشان آسمانی - تعمیر مسجد مبارک - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کرتے پر چھینٹے پڑنے کا نشان - نکاح حضرت ام المؤمنین بمقام دہلی۔

۱۸۸۵ء - لیکھرام کا قادیان میں آنا - قادیان کے آریوں کے ساتھ نشان آسمانی دکھانے کی درخواست۔

۱۸۸۶ء - چلہ ہوشیارپور - الہام دربارہ مصلح موعود - مناظرہ ماسٹر مرلی دھر بمقام ہوشیارپور - ولادت عصمت - تصنیف و اشاعت سرمہ چشم آریہ۔

۱۸۸۷ء - تصنیف و اشاعت شحنہ حق - ولادت بشیر اول

۱۸۸۸ء - پیشگوئی دربارہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری و نکاح محمدی بیگم - وفات بشیر اول - اشتہار اعلان بیعت۔

۱۸۸۹ء - ولادت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی - بیعت اولیٰ بمقام لدھیانہ - سفر علیگڈھ۔

۱۸۹۰ء - تصنیف فتح اسلام و توضیح المرام۔

۱۸۹۱ء - سفر لدھیانہ - اشاعت فتح اسلام و توضیح المرام - اعلان دعویٰ مسیحیت - دعوت مباحثہ بنام مخالف علماء - مناظرہ مولوی محمد حسین بٹالوی بمقام لدھیانہ - (الحق لدھیانہ) سفر دہلی - تیاری مناظرہ مولوی نذیر حسین دہلوی بمقام جامع مسجد دہلی - مناظرہ مولوی محمد بشیر بھوپالوی بمقام دہلی - (الحق دہلی)

میں یہاں کی جماعت کو اور پھر خصوصیت سے زمینداروں کو نصیحت کرتا ہوں وہ نماز میں سستی کو چھوڑ دیں (خلیفۃ المسیح ثانی)

مباحثہ آریہ سماج - مابین مولوی جلال الدین شمس و رام چند دہلوی - محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۲ آنہ پر ملیگا ؟

بیعت کرنیوالوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ بیعت کرنے کے لئے آویں (مسیح موعودؑ)

سفر پٹیالہ۔ ولادت شوکت۔ وفات عصمت۔ تصنیف و اشاعت ازالہ اوہام۔ اعلان دعویٰ مہدویت۔ طلاق زوجہ اوّل۔ فتویٰ کفر۔ تصنیف و اشاعت آسمانی فیصلہ۔ پہلا سالانہ جلسہ۔

۱۸۹۲ء۔ سفر لاہور۔ مناظرہ مولوی عبدالحکیم کلانوری بمقام لاہور۔ سفر سیالکوٹ۔ سفر جالندھر۔ وفات شوکت۔ تصنیف و اشاعت نشان آسمانی۔ موت مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری۔ ابتدا تصنیف آئینہ کمالات اسلام۔

۱۸۹۳ء۔ بقیہ تصنیف و اشاعت آئینہ کمالات اسلام۔ قادیان میں پریس کا قیام۔ دعوت مباہلہ بنام مخالفین۔ مخالفین کو آسمانی نشان دکھانے کی دعوت۔ لیکھرام کے متعلق پیشگوئی میعادی چھ سال۔ عربی میں مقابلہ کی دعوت۔ تصنیف و اشاعت برکات الدعاء۔ ولادت خاکسار مرزا بشیر احمد۔ تصنیف و اشاعت حجۃ الاسلام و سچائی کا اظہار۔ مناظرہ آتھم بمقام امرتسر و پیشگوئی در بارہ آتھم (جنگ مقدس) مباہلہ عبدالحق غزنوی بمقام امرتسر۔ تصنیف و اشاعت تحفہ بغداد و کرامات الصادقین و شہادۃ القرآن۔

۱۸۹۴ء۔ تصنیف و اشاعت حمامۃ البشریٰ۔ نشان کسوف و خسوف۔ تصنیف و اشاعت نور الحق و اتمام الحجۃ و سرالخلافہ۔ پیشگوئی آتھم کی میعاد گذر جانے اور آتھم کے بوجہ رجوع الی الحق کے نہ مرنے پر مخالفین کا شور و استہزاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جوابی اشتہارات۔ تصنیف و اشاعت انوار الاسلام۔

۱۸۹۵ء۔ ولادت مرزا شریف احمد صاحب۔ تصنیف منن الرحمٰن اس تحقیق کے متعلق کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ تصنیف و اشاعت ست بچن۔ بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے تحقیق کا اعلان۔ مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر واقع سری نگر کی تحقیق کا اعلان۔ تصنیف و اشاعت آریہ دھرم۔

۱۸۹۶ء۔ تحریک تعطیل جمعہ۔ موت آتھم۔ ابتدا تصنیف انجام آتھم۔ تصنیف و اشاعت اسلامی اصول کی فلاسفی۔ نشان جلسہ اعظم مذاہب لاہور۔

۱۸۹۷ء۔ اشاعت انجام آتھم۔ مخالف علماء کو نام لے کر مباہلہ کی دعوت۔ موت لیکھرام۔ ولادت مبارکہ بیگم۔ ملاقاتی مکانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تصنیف و اشاعت استفتاء و سراج منیر و تحفہ قیصریہ و حجۃ اللہ و محمودی کی آمین و سراج الدین عیسائی کے سوالوں کا جواب۔ قادیان میں ترکی کونسل کی آمد۔ مقدمہ اقدام قتل منجانب پادری مارٹن کلارک۔ مقدمہ انکم ٹیکس۔ الحکم کا اجراء امرتسر سے۔ سفر ملتان برائے شہادت۔ میموریل بحضرت وائسرائے ہند برائے اصلاح مذہبی مناقشات۔ ابتدائی تصنیف کتاب البریہ۔ تجویز قیام مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔

۱۸۹۸ء۔ قیام مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ اشاعت کتاب البریہ۔ پنجاب میں طاعون کے وارد ہونیکی پیشگوئی۔ الحکم کا اجراء قادیان سے۔ تصنیف فریاد درد۔ تصنیف و اشاعت ضرورۃ الامام۔ تصنیف نجم الہدیٰ۔ تصنیف و اشاعت راز حقیقت و کشف الغطاء۔ گورنمنٹ کے نام رشتہ ناطہ اور غیر احمدیوں کی امامت میں نماز پڑھنے کے متعلق احکام۔ تصنیف ایام الصلح۔

۱۸۹۹ء۔ اشاعت ایام الصلح۔ مقدمہ ضمانت برائے امن منجانب مولوی محمد حسین بٹالوی۔ تصنیف و اشاعت حقیقۃ المہدی۔ تصنیف مسیح ہندوستان میں۔ ولادت مبارک احمد۔ تصنیف و اشاعت ستارہ قیصرہ۔ جماعت میں عربی کی تعلیم کیلئے سلسلہ اسباق کا جاری کرنا۔ تصنیف تریاق القلوب۔

۱۹۰۰ء۔ مسجد مبارک کے رستہ میں مخالفین کی طرف سے دیوار کا کھڑا کر دیا جانا۔ تصنیف تحفہ غزنویہ۔ خطبہ الہامیہ بر موقع عید الاضحیٰ۔ بشپ آف لاہور کو مقابلہ کا چیلنج۔ تجویز عمارت منارۃ المسیح۔ فتویٰ ممانعت جہاد۔ تصنیف و اشاعت رسالہ جہاد۔ تصنیف لجۃ النور۔ ابتدا تصنیف تحفہ گولڑویہ۔

نمازی کے پاس سے گزرنے سے اسکی توجہ میں نقصان ہوتا ہے۔ دو سجدوں کی جگہ یا جہانتک نمازی کا ہاتھ پہنچ سکے فاصلہ ضروری ہے۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

مباحثہ شملہ مابین مبایعین و غیر مبایعین بر مسئلہ نبوت۔ دوکان محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۴ر سے ملیگا

درود شریف سرور عالم کے حسن و احسان کو مدنظر رکھکر پڑھو۔ اور آپ کے مدارج کی ترقی کیلئے پڑھو۔ (مسیح موعود)

تصنیف خطبہ الہامیہ۔ تصنیف و اشاعت اعجاز المسیح۔ بشیر و شریف و مبارکہ کی آمین۔ مقدمہ دیوار و ہرجہ دیوار۔

۱۹۰۲ء۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی کا اجراء۔ تصنیف و اشاعت دافع البلاء و الہدیٰ۔ تصنیف نزول المسیح۔ اشاعت تحفہ گولڑویہ و تحفہ غزنویہ و خطبہ الہامیہ و تریاق القلوب۔ البدر کا قادیان سے اجراء۔ نکاح خاکسار مرزا بشیر احمد۔ نکاح و شادی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ تصنیف و اشاعت کشتی نوح و تحفہ ندوہ۔ مناظرہ مابین مولوی سید سرور شاہ صاحب و مولوی ثناء اللہ امرتسری بمقام مُد ضلع امرتسر۔ تصنیف و اشاعت اعجاز احمدی و ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ مولوی ثناء اللہ کا قادیان آنا۔

۱۹۰۳ء۔ تصنیف و اشاعت مواہب الرحمٰن۔ سفر جہلم برائے مقدمہ مولوی کرم دین۔ تصنیف و اشاعت نسیم دعوت و سناتن دھرم۔ منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ کا رکھا جانا۔ طاعون کا پنجاب میں زور اور بیعت کی کثرت کا آغاز۔ ولادت امۃ النصیر۔ مقدمہ مولوی کرم دین گورداسپور میں۔ شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید بمقام کابل۔ تصنیف و اشاعت تذکرۃ الشہادتین و سیرۃ الابدال۔ وفات امۃ النصیر۔

۱۹۰۴ء۔ مقدمہ مولوی کرم دین گورداسپور میں۔ سفر لاہور اور لیکچر لاہور۔ سفر سیالکوٹ اور لیکچر سیالکوٹ۔ اعلان دعویٰ مثیل کرشن۔ ولادت امۃ الحفیظ بیگم۔ فیصلہ مقدمہ مولوی کرم دین ماتحت عدالت میں۔

۱۹۰۵ء۔ مقدمہ مولوی کرم دین کا فیصلہ عدالت اپیل میں۔ بڑا زلزلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باغ میں جاکر قیام کرنا۔ تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ البدر کا بدر میں تبدیل ہونا۔ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب۔ وفات مولوی برہان الدین صاحب جہلمی۔ تجویز قیام مدرسہ احمدیہ قادیان۔ سفر دہلی و قیام لدھیانہ و امرتسر و لیکچر ہر دو مقامات۔ الہامات قرب وصال۔ تصنیف و اشاعت الوصیت۔ تجویز قیام مقبرہ بہشتی۔

۱۹۰۶ء۔ اشاعت ضمیمہ الوصیت۔ ابتداء انتظام مقبرہ بہشتی۔ قیام صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ تصنیف و اشاعت چشمہ مسیحی۔ تصنیف تجلیات الٰہیہ۔ شادی خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ولادت نصیر احمد پسر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ تشحیذ الاذہان کا اجراء۔

۱۹۰۷ء۔ تصنیف و اشاعت قادیان کے آریہ اور ہم۔ ہلاکت اراکین اخبار شبھ چنتک قادیان۔ ہلاکت ڈوئی۔ ہلاکت سعد اللہ لدھیانوی۔ تصنیف و اشاعت حقیقۃ الوحی۔ ولادت امۃ السلام دختر خاکسار مرزا بشیر احمد۔ نکاح مبارک احمد۔ وفات مبارک احمد۔ توسیع مسجد مبارک۔ نکاح مرزا شریف احمد صاحب۔ نکاح مبارکہ بیگم۔ جلسہ وچھو والی لاہور و مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۹۰۸ء۔ تصنیف و اشاعت چشمہ معرفت۔ فنانشل کمشنر پنجاب کا قادیان آنا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات۔ سفر لاہور رؤساء کو تبلیغ بذریعہ تقریر۔ تصنیف لیکچر پیغام صلح۔ الہام درباره قرب وصال۔ وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمقام لاہور۔ قیام خلافت و بیعت ۔

تمت

اجازت تلوار

حسب ذیل پنجاب کے اضلاع میں تلوار رکھنے کی عام اجازت ہے، گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ، گجرات۔ جہلم۔ اٹک۔ ڈیرہ غازیخاں۔ میانوالی مظفرگڈھ جھنگ۔ گوڑگاؤں۔ رہتک۔ حصار۔ انبالہ۔ شملہ۔ جالندھر۔ کانگڑہ۔ لودھیانہ۔

اور ہندوستان کے اضلاع میں تو مدت سے تلوار رکھنے کی عام اجازت ہے۔

اسلام نے جو طریق عبادت بتایا ہے۔ وہ ایسا مکمل اور ضرورت کے مطابق ہے۔ کہ کوئی مذہب اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا (خلیفۃ المسیح ثانی)

باطنی پاکیزگی اختیار کرے تو روحانی عذاب سے نجات پائے۔ ظاہری پاکیزگی سے بیماری اور وباؤں سے امن ہیں۔ (مسیح موعودؑ)

جسقدر عبادات مقرر کی جاتی ہیں۔ انکی اصل غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک کر دیا جائے (خلیفۃ المسیح ثانی)

آریہ لوگ مسلمان ہیں

(۱) تواریخ قدیم۔ بائیبل و قرآن و وید و انسکلوپیڈیا و آثار صنادید و دلائل عقلیہ صحیحہ کی رو سے آریہ قوم کے جد اعلیٰ۔ ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ جنکو ہنود آج بھی۔ برہما جی کے نام سے یاد کرتے ہیں ؁

(۲) آریہ اقوام کے آباؤ اجداد۔ موآبی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور موآبی قوم۔ ادومی قوم کی ایک شاخ ہے۔ اور یہ ہر دو قوم عیسو بن اسحٰق بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں چنانچہ آریوں کا ابراہیمی ذرّیت سے ہونا اظہر من الشمس ہے ؁

(۳) آریوں کے بزرگ آج سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے۔ شہر آر۔ واقعہ ساحل شرقی بحیرہ مردار میں آباد تھے۔ یونانیوں نے اس شہر کو آریو پولس لکھا ہے۔ یعنی آریوں کا شہر۔ اور بائیبل میں اس کا نام موآبیونکا آر مندرج ہے ؁

(۴) باشندہ آر۔ ہونیکی وجہ سے اس کا نام آری تھا۔ بعد میں بگڑ کر آریہ مشہور ہوگیا۔ چونکہ یہ لوگ شریف النسب تھے اپنے وطن میں کاشتکاری کرتے تھے۔ اس لئے ہندوستان و ایران میں آکر اسکے معنی شریف اور دہقان قرار پائے ؁

(۵) آریہ قوموں میں۔ حضرت **زرتشت**۔ **سری کرشن**۔ **حضرت ایوب**۔ حضرت **سقراط**۔ اور **کنفیوشس**۔ جیسے انبیاء پیدا ہوئے۔ اور یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہوئے ہیں۔

(۶) آریہ اقوام کے آباؤ اجداد اپنے وطن اوّلین میں عبرانی۔ **عربی**۔ زبان بولتے تھے۔ ہندوستان و ایران کے آریہ صدیوں تک عبرانی و عربی بولتے رہے۔ بعد میں زبان میں یک لخت تغیّر ہوا۔ اور بدلی ہوئی زبان کا نام پہلوی مشہور ہوا۔ جو بحیرہ کیپسین سے لیکر وسط ہند تک بولی جاتی رہی اور اسی زبان میں۔ **اوستا**۔ اور وید۔ تصنیف ہوئے۔ سنسکرت بعد کی پیداوار ہے ؁

(۷) وید کا نام دراصل۔ **الوداد**۔ تھا۔ جو صحف ابراہیمی ... ... کا ایک گرامی صحیفہ تھا۔ بیاس جی کے ہاتھ سے اس کی اشاعت ہوئی۔ اور اسکو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ؁

(۸) بدھ مذہب کے دور میں۔ ویدوں پر سخت آفت آئی۔ اور قریب قریب دنیا سے مفقود ہوگئے۔ مگر بعض عوام الناس میں سے جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ نئے نئے وید بنانے شروع کیے۔ جنکی تعداد کا شمار نہیں۔ پھر انکو چہار حصوں میں تقسیم کیا گیا ؁

نور ہدایت ۱۱۱ صفحہ حافظ عبد المجید صاحب منصوری ایک عمدہ بمقابلہ مخالف کی کتاب ہے قیمت مجلد بلا جلد محمد یامین قادیان سے منگاؤ

(۹) ۱۰۰۰ء میں پنڈت وسکر کشمیری نے پھر از سر نو ویدوں کو عام فہم زبان بھاوی میں مرتب کیا۔ جسکو آریہ لوگ غلطی سے سنسکرت سمجھ بیٹھے) ؞

(۱۰) حضرت ابراہیمؑ کے بعد جتنے نبی آئے وہ سب ابراہیمی سلسلہ کے مؤید تھے۔ سری کرشن و بدھ مذہب وغیرہ کوئی بھی تناسخ کے قائل نہ تھے ؞

(۱۱) فریدون ایران کا پہلا آریہ بادشاہ تھا۔ منوچہر۔ دارا مسلمان تھے۔ اور سلیمان کے مرید تھے۔ راجہ چندر گپت اور اشوک بھی مسلمان تھے جو بدھ پر ایمان لائے تھے۔ اشوک کی اسلامی سلطنت تھی ؞

(۱۲) سری کرشنؑ اور ارجن اور کورو پانڈو سب عربی۔ عبرانی بولتے تھے۔ اور سری کرشنؑ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دی تھی۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سری کرشنؑ کے پیغمبر ہونے اور کاہن نام سے خبر دی ہے۔ پس ہر ہندو اور آریہ مسلمان ہوا۔ چاہیئے کہ اپنے بزرگوں کی اتباع کے ماتحت اسلام پر ایمان لانے کو نجات کا ذریعہ تصوّر کریں ؞

حقیقت اسم احمدیہ

احمدیہ نام اس سلسلہ کا نومبر ۱۹۰۰ء میں اختیار کیا گیا۔ اور اس کے وجوہ ایک اشتہار میں جو اس وقت شائع کیا گیا بیان کیئے گئے تھے۔ وہ وجوہ یہ ہیں:۔ قرآن شریف اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں یا دو ظہور ہیں۔ اور آپؐ کے دو ناموں محمدؐ اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں انہی دو بعثتوں کی طرف اشارہ ہے۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم جلالی نام تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان کامیابیوں کی طرف اشارہ تھا۔ اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم جمالی نام تھا۔ جس میں اس صلح اور اخوّت کی طرف اشارہ تھا جو آپؐ کے ذریعہ دنیا میں پھیلنی تھی۔ آپؐ کے پہلے نام کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں ہوا اور دوسرے نام کا ظہور مکّی زندگی میں۔ گویا احمدیہ نام رکھنے میں اصل غرض اس امر کو ظاہر کرنا ہے کہ یہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جمالی کے ظہور کا ہے۔ اور انہی معنوں میں غلام احمد بروز احمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ؞

خدا کے لئے نمازیں پڑھو۔ پھر دیکھو خدا کے کیا فضل تم پر ہوتے ہیں۔ خواہ کتنا ہی نقصان ہو نماز کو کبھی نہ چھوڑیں (خلیفۃ المسیح ثانی)

مباحثہ لاہوریہ مابین مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و پیر بخش لاہوری بر مسئلہ امکان نبوت۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۲؍ پر ملیگا

میں تمام مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے کسی ایک حکم میں بھی دوسرے مسلمانوں سے علیحدگی نہیں (مسیح موعود)

محقّقانہ سوال و جواب

سوال:۔ متوفّیك سے صرف موت کے معنی کیوں لیتے ہیں حالانکہ تفسیروں میں دوسرے معنی بھی لکھے ہیں؟

جواب:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب ممیتك فرماتے ہیں۔ اور پھر امام بخاری اُسے نقل فرماتے ہیں۔ تو ہم کسی مفسر کی تفسیر کیا کریں ؂

سوال:۔ وان من اهل الکتاب الا لیؤمننّ به قبل موته۔ لام تاکید ہمیشہ مستقبل کے لئے آتا ہے پس حیات عیسیٰ ثابت ہوئی۔

جواب:۔ موته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھیر کر دیکھو اگر نہیں مانتے۔ تو سُنو! کتب اللّٰہ لا غلبن انا و رسلی۔ اور والّذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا۔ ان میں مستقبل کے معنی کیسے کرو گے ؂

سوال۔ مہدی اور عیسیٰ دو ہیں۔ مرزا صاحب دونو کیسے بن گئے؟

جواب۔ حدیث لا مهدی الاّ عیسیٰ اگر یاد نہیں تو زرقانی صفحہ ۴۱۸ جلد خامس میں دیکھو۔ ان عیسیٰ انی واحد من هذا الامة۔ اسی اُمّت سے عیسیٰ ہوگا۔ امام حنبل پر اعتراض کرو۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق فرماتے ہیں۔ اماما مهدیا حکمًا عدلًا حضرت عیسیٰ امام مہدی۔ حکَمْ۔ عدل ہونگے۔ نعمت اللّٰہ ولی پر اعتراض کرو سے

مہدیٔ وقت عیسیٰ دوراں ؂ ہر دو را شہسوار مے بینم

وہ کون؟ "ا۔ ح۔ م۔ د۔ سے بینم"

سوال۔ تیرہ سو صدیوں کے مجدّدوں کے نام لو؟

جواب۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا نام لو؟ کیا شاہ ولی اللہ۔ امام غزالی۔ مجدّد الف ثانی نے مجدّد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا؟

سوال۔ لا نبیّ بعدی جو حدیث میں آیا ہے۔ یہ تو صاف ہے۔

جواب۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکّیہ جلد ثانی صفحہ ۶۴ میں صاف جواب دیا ہے فما ارتفعت النبوّة بالکلیه ولهذا قلنا ارتفعت نبوّة التشریع وهذا معنی لا نبیّ بعدی۔ نبوّت بالکل نہیں اُٹھ گئی ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ نبوّت تشریعی اُٹھ گئی ہے۔ اور یہی معنی ہیں لا نبی بعدی کے۔ (یعنی تشریعی نبی کوئی نہ آئیگا) اُن سے کہیئے ؂

سوال۔ جب اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی آگیا۔ تو معلوم ہو گیا کہ نبوّت کی نعمت تمام اور دین کامل ہو گیا۔ تو اب اُمّت محمدیّہ نبی کے آنے سے مستغنی ہے۔

جواب۔ پہلے تو امام ابن حجر۔ امام زرقانی۔ صاحب مرقاة حضرت شیخ اکبر۔ حضرت شیخ جیلانی وغیرہ بزرگوں سے استفسار کرو کہ کیوں انہوں نے اس آیت کو نظر انداز کر دیا۔ پھر اس آیت پر خود بھی غور کرو۔ ثمّ اٰتینا موسی الکتٰب تماما علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیئ۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ جو کامل اور ہر چیز کا تفصیلی ذکر لئے ہوئے ہے موسیٰ کامل نبی اور توریت کامل کتاب تو پھر توریت کے بعد سینکڑوں نبی توریت پر چلانے کے لئے کیوں آئے؟

سوال۔ اپنے مطلب کے لئے نبوّت تشریعی۔ اور غیر تشریعی نکالی ہے۔ ہم نے تو کبھی نہیں سنا۔

جواب۔ اور پہلے بزرگوں کا نام تو لے ہی چکا ہوں اب معین الدین چشتی رحمۃ اللّٰہ علیہ مجدّد الف ثانی نعمت اللّٰہ شاہ ولی۔ شاہ ولی اللّٰہ۔ مولانا روم مولوی اسمٰعیل شہید۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا نام لے لیتا ہوں۔ یہ سب بزرگ نبوّت کے اجراء کے حامی ہیں ؂

سوال۔ پیشگوئی جب پوری نہیں ہوتی۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ الہام کے سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ یا مدّ مقابل

قوم کے دماغ۔ اور دل (علماء اور مشائخ) کی حالت بگڑ جاتی ہے۔ اس وقت مزکّی آتا ہے اور اصلاح کرتا ہے۔ (خلیفہ اوّلؓ)

مطبوعہ احمدیت۔ ایک شاندار نظم محمد احمد صاحب شکسل کرد تھا محمد ناصر تاجر کتب قادیان سے ملیگا

حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا۔ (مسیح موعودؑ)

سے رجوع کر لیا۔

جواب:۔ حضرت نوحؑ نے الہام کے سمجھنے میں غلطی کی۔ اپنے بیٹے کو اہل سمجھ لیا۔ حضرت یونسؑ نے عذاب کو قضاء مبرم سمجھا تھا۔ نکلی قضاء معلق۔ رجوع سے ٹل گئی۔ نبی کریمؐ نے صلح حدیبیہ میں کیا فرمایا اطولکنّ یداً میں اجتہادی غلطی ہوئی۔ خواب دیکھ کر ایک مقام سمجھا تھا۔ نکلا مدینہ۔ (انبیاءؑ کا خواب وحی ہے)

سوال۔ احمد بیگ کی لڑکی اور داماد نہیں مرے۔

جواب۔ خود احمد بیگ جو مر گیا۔ تو نظر انداز۔ محمود بیگ سرگروہ ملتان اور دو بڑھیاں داخل سلسلہ ہوئیں۔ خود داماد اور ساس نے معذرت کے خطوط لکھے۔ یہ تو رجوع نہیں اور حضرت یونسؑ کا واقعہ رجوع والا بھی بھول گیا۔

سوال۔ کہتے ہیں۔ یہ نکاح آسمانی ہے۔

جواب۔ پادری فنڈر نے بھی واقعہ زینب بیان کرتے ہوئے۔ یہی لفظ نقل کئے ہیں۔ پھر وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ آسمان پر تمہاری روزی اور تمہارے وعدے ہیں۔ جب انبیاءؑ کے وعدے آسمان ہی میں پورے ہوتے ہیں۔ تو نکاح بھی آسمانی کہلا سکتا ہے۔

سوال۔ مولوی ثناء اللہ زندہ ہیں۔ اور مرزا صاحب مر گئے۔ حالانکہ مباہلہ کیا تھا۔

جواب۔ مباہلہ ہرگز نہیں ہوا۔ خود مولوی ثناء اللہ نے مرقع قادیانی میں لکھا ہے کہ جھوٹے کے سامنے سچے کا مرنا کچھ دلیل نہیں۔ جس طرح مسیلمہ کے سامنے نبی کریمؐ کا انتقال ہو گیا (حالانکہ نبی کریمؐ اس کے مرنے کی خبر سنا چکے تھے) اب سوچو کہ کون مسیلمہ ہوا۔ جبکہ اس نے صاف لکھ دیا تھا۔ کہ مجھے تمہارا طریق فیصلہ منظور نہیں۔ ہاں بدوں کو زیادہ عمر دی جاتی ہے۔

سوال۔ اپنے کو انبیاء سابقین سے افضل بولتے ہیں۔

جواب۔ امام عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں یا معاشر الانبیاء خصنا البحر الذی کنتم علےٰ ساحلہ۔ اے نبی کی جماعت ہم اس دریا میں گھس گئے جس کے صرف کنارے پر تم تھے۔ "من نمی گویم ولیکن عیسیٰ ثانی شدم" کا قائل مشہور ہے۔

سوال۔ مرزا صاحب اپنی کتاب کو لاجواب بتاتے ہیں حالانکہ اس میں سے بہت غلطیاں نکالی گئی ہیں۔ پھر بہت سے علماء نے لاجواب کتابیں لکھی ہیں۔ گلستاں۔ بوستاں بھی لاجواب ہیں۔

جواب۔ پادریوں اور آریوں نے قرآن کی بیشمار غلطیاں نکالیں۔ جب گلستاں بوستاں لاجواب ہیں۔ تو قرآن کا معجزہ بھی رد خوب شد۔

سوال۔ کہتے ہیں کسوف وخسوف ۱۳ اور ۲۷ کو ہوتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں اوّل و نصف رمضان مذکور ہے۔

جواب۔ علامہ ابن تیمیہ نے کتاب تعارض بین العقل والنقل میں یہی بات تمام صحابہ و تابعین سے نقل کی ہے ان سے نبٹ لیجئے۔

سوال۔ کہتے ہیں کہ عالم خواب میں خدا کی روشنائی مرزا صاحب کے کپڑے پر گری۔

جواب۔ کیا اس سے پہلے خارق عادت معجزات نبیوں نے نہیں دکھائے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ نہیں بنی تھی؟

سوال۔ احمد بیگ کی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے بڑی بڑی دھمکی کے خط لکھے۔ بڑی بڑی کوشش کی۔ کیا یہ شہوت پرستی نہیں۔ اور کیا ایسی دھمکی دینا نبی کی شان ہے۔

جواب۔ حضرت زینب کا واقعہ ایک عیسائی کی نظر میں شہوت پرستی ہے۔ پھر حبب الیّ من دنیاکم ثلث النساء والطیب الحدیث۔ دنیا میں تین چیزیں مجھے محبوب ہیں عورتیں اور خوشبو اور قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ یہ بھی شہوت پرستی۔ اوحنا یا حمیراء۔ اے حمیرا ہمیں راحت پہنچا۔ یہ بھی شہوت پرستی ہو گی (نعوذ باللہ) بلقیس کے حاصل کرنے کے لئے حضرت سلیمان کی دھمکی سننا چاہتے ہو۔ فلنأتینھم بجنود لا قبل لھم بھا ولنخرجنھم منھا اذلۃ وھم صاغرون۔ ہم ایسا لشکر لے کر آئینگے جس سے وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اور ہم انہیں ذلت کے ساتھ بستی سے نکال دینگے۔

سوال۔ کرشن کو پیغمبر بولتے ہیں۔

جواب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان فی الھند نبیا اسود اللون نقال لہ کاھن۔ ہند میں ایک نبی ہوا ہے۔ سیاہ رنگ اس کا نام کاہن (کنھیا۔ کرشن) تھا۔ لیجئے نام اور حلیہ سب کچھ ہے۔

سوال۔ ۴۲ کروڑ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور خود مسلمان بنتے ہیں۔

جواب۔ آپ ہی کے علماء نے اوّل اوّل کفر کا فتویٰ دیا۔

ہر صدی پر مجدد کے آنے کا وعدہ بجائے خود ظاہر کرتا ہے کہ ایک عظیم الشان مجدد اس وقت ہونا چاہیئے۔ (خلیفۂ اوّل رضؓ)

دینیات کا پہلا رسالہ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ بچوں کے واسطے محمد یامین تاجر کتب قادیان

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سُنّت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اسپر عمل [illegible] (مسیح موعودؑ)

حدیث کی رُو سے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پھر تمہارے آنے والے مسیح کو جو نہ مانے گا وہ وہ کون ہوگا۔

سوال۔ حدیث میں آیا ہے کہ سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ کثرت کس طرف ہے۔

جواب۔ بسم اللہ۔ بدھ مذہب اختیار کر لیجیئے۔ یا نہیں تو عیسائیت ہی سہی۔ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں سے زیادہ ہیں۔ پھر اہل حدیث کم۔ اور اہل فقہ زیادہ ہیں۔ اور سنیئے! ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک۔ اکثر زمین والوں کی اتباع کرو گے تو تمھیں گمراہ کر دیں گے۔ حضرت مسیحؑ کے ۱۲ حواری مومن اور ۱۲۰۰۰ کافر۔ حضرت نوحؑ کے لئے وما اٰمن لہ الا قلیل آیا ہے ؀

سوال۔ عبدالحکیم خاں کیوں مرتد ہو گئے۔ بڑے مفسر قرآن تھے!

جواب۔ کاتب وحی کیوں مرتد ہو گیا؟ خداوند تعالےٰ احسن الخالقین نے اُس سے بہتر مفسر جماعت احمدی کو عطا کرنے تھے ؀

سوال۔ دوسری خلافت ہی میں پھوٹ پڑ گئی۔ اور خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کی تعلیم کے خلاف تعلیم دینی شروع کر دی۔

جواب۔ نبی کریمؐ کی تیسری خلافت (عثمانیہ) میں پھوٹ پڑ گئی۔ حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے خلاف تعلیم شروع ہو گئی ؀

سوال۔ بہشتی مقبرہ بنایا۔

جواب۔ جنّت البقیع بنایا۔

سوال۔ یکسر الصلیب میں کسر (توڑنا) کا لفظ ہے اس سے مراد ردّ نصاریٰ کیسے ہو سکتی ہے۔

جواب۔ ترمذی میں طیبی کا قول دیکھئے المراد من کسر الصلیب اظہار کذب النصاریٰ کسرِ صلیب سے مراد نصاریٰ کی غلطی ظاہر کرنا ہے ؀

سوال۔ احمدیوں کی عجیب منطق ہے۔ کہ مرزا صاحب کو مان لو۔ اگر وہ جھوٹے بھی ہوں۔ تو تم پر کچھ مواخذہ نہیں۔

جواب۔ یہ منطق قرآن کی سکھائی ہوئی ہے۔ مولوی ثناء اللہ مرقع قادیانی میں فرماتے ہیں۔ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال اُس پر پڑیگا۔ اگر سچا ہے تو تم پر وہ باتیں آنیوالی ہیں۔ ملخصاً۔ اور ایک آیت سُن لیجیئے:۔ ان افتریتہ فعلی اجرامی وانا بری مما تجرمون۔ اگر میں نے افترا کیا ہے۔ تو میرا جرم مجھ پر۔ اور میں تمھارے جرموں سے بری ؀

مسمیریزم

ایک بڑا توجہ ڈالنے والا ہندو لاہور کے ایک دفتر کا ہیڈ کلرک تھا۔ وہ دارالامان کے قریب کسی برات میں آیا۔ تو اُس نے حضرت اقدسؑ کا ذکر سُنا ہوا تھا۔ اس لئے کہا کہ چلو آج مرزا صاحب پر ایسی توجہ ڈالو کہ حلقۂ مریدین میں ناچنا شروع کر دیں اور مجلس میں کرکری ہو جائے۔ اس خیال سے وہ مسجد مبارک میں جو ابھی وسیع نہ ہوئی تھی۔ حضرت اقدسؑ بیٹھے معارف سُنا رہے تھے۔ کہ وہ چپکا سا آ کر کچھ فاصلہ پر بیٹھا اور اُس نے توجہ ڈالنی شروع کر دی۔ مگر حضرت صاحب اپنی باتوں میں مشغول رہے۔ اب اس نے یہ خیال کیا۔ اگر اُسکو کچھ توجہ کی واقفیت ہوتی تو چُپ ہو کر توجہ ڈالنی شروع کرتا۔ اس نے توجہ جو ڈالی تو اس کو ایسا معلوم ہوا کہ میری جان نکلنے لگی ہے۔ پھر چھوڑ دیا اور سمجھا کہ یہ کوئی قوی الدل دماغ ہے کہ اسپر اثر نہیں ہوا ذرا اور بڑھ کر توجہ ڈالی جائے۔ پھر بھی توجہ ڈالنے سے اسپر وہی حالت ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ جو شروع کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت صادق المصدوق جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دونوں شانوں کے پاس دو شیر ایک دائیں اور ایک بائیں ہیں۔ اور ابھی مجھ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً جوتیاں ہاتھ میں لے بھاگا۔ بٹالہ ہی جا دم لیا اور پھر لاہور پہنچا۔ وہاں سے اس نے یہ واقعہ لکھ بھیجا۔ اور پھر حضرت صاحبؑ کو ہمیشہ لکھا کرتا اور خط و کتابت رکھتا۔ حضرتؑ بھی اُسے کتابیں بھیجا کرتے۔ کبھی اسے کوئی کتاب نہ پہنچتی اور اُسے پتہ لگ جاتا۔ تو لکھتا کہ حضرت آپ اپنے مرید کو بھول گئے ؀

* * *

عقل نے ضرورت بتائی نقل صحیح بھی بتاتی ہے کہ اسوقت ایک مامور کی ضرورت ہے، اور وہ خاتم الخلفاء ہوگا۔ اس کا نام مسیح موعودؑ ہونا چاہیئے۔ (خلیفۂ اوّلؓ)

علم القرآن۔ عربی کا جدید قاعدہ مصنفہ سراج الحق صاحب۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۲؍ میں خریدو ؀

مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کیلئے تین چیزیں ہیں۔ قرآن شریف۔ سنت۔ حدیث (مسیح موعودؑ)

حقیقت جنّت و دوزخ

انسان کی بہشتی یا دوزخی زندگی اسی عالم میں شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن انسان اس قدر دنیا کے امور میں غرق ہے کہ وہ اس کے اثر کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ پس نعمائے جنّت در حقیقت اس دنیا کے اعمال کا روحانی پھل ہیں۔ اور عذاب دوزخ اسی دنیا کی بدکرداریوں کا برا نتیجہ ہیں۔ اس دنیا کے نیک عملوں کے نتائج متمثّل ہو کر بہشت کی نعمتیں بنجائیں گی۔ وہ زندگی کا پانی جو عارف اس دنیا میں روحانی طور پر پیتا ہے۔ وہی عالم آخرت میں ظاہری طور پر مصفّا پانی کی نہروں کے رنگ میں بہتا ہوا دکھائی دیگا۔ اور وہ روحانی دودھ جس سے وہ شیرخوار بچّہ کی طرح روحانی طور پر اس دنیا میں پرورش پاتا تھا۔ بہشت میں ظاہر طور پر دکھائی دیگا۔ اور وہ خدا کی محبّت کی شراب جس سے وہ روحانی طور پر دنیا میں ہمیشہ مست رہتا تھا۔ بہشت میں ظاہر طور پر اس کی نہریں نظر آئینگی۔ اور وہ حلاوت ایمانی کا شہد جو دنیا میں روحانی طور پر عارف کے منہ میں جاتا تھا۔ بہشت میں محسوس اور نمایاں طور پر نہروں کی طرح دکھائی دے گا۔ اسی کی طرف اشارہ اس آیت کریمہ میں ہے مثل الجنّة التي وعد المتقون فيها انهار من ماء غير اسن وانهار من لبن لم يتغير طعمه وانهار من خمر لذة للشاربين وانهار من عسل مصفّى۔ چونکہ اس دن اس دنیا کے تمام حجاب دور ہو جائینگے اسلئے انسان کی روحانی حالتیں بھی کھلے کھلے طور پر دکھائی دینگی۔ اور وہ کمالات جو انسان کو اس دنیا میں حاصل ہونگے وہ غیر متناہی ہونگے اور ایک کمال سے دوسرے کمال کی طرف انسان ترقی کرتا چلا جائیگا جیسا کہ یہ دعا بہشتیوں کو سکھائی گئی ہے۔ واتمم لنا نورنا۔ اسی طرح یہ دوزخ کی حقیقت ہے کہ اس دنیا کی روحانی نابینائی اس عالم میں جسمانی طور پر دکھائی دیگی۔ دنیا کی وہ خواہشیں جنہوں نے انسان کے سر کو زمین کی طرف جھکا رکھا تھا۔ اور آسمانی باتوں کی طرف اسے اٹھنے نہ دیتی تھیں وہ عالم آخرت میں جسمانی طور پر طوق گردن ہو جاویگا۔ جس طرح دنیا کی محبّت کی زنجیروں نے ایک غلط کار انسان کے پاؤں کو پکڑ رکھا تھا اور نیکیوں کی طرف خیال بھی نہ کرتا تھا۔ وہاں سچ مچ کی زنجیریں بنکر پیروں میں پڑی ہوئی دکھائی دینگی۔ وہ دنیوی ناکامیوں کی حسرتیں جو اسکو دنیا میں بھی جہنّم کی سوزش کا احساس کراتی تھیں اس عالم میں وہ جسمانی آگ کی طرح بھڑک اٹھینگی۔ غرضکہ جسقدر بھی دوزخ کے عذاب بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ در اصل اسی دنیا کے روحانی عذاب ہیں جو جسمانی رنگ میں نظر آئینگے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن پاک کی تعلیم کی رو سے دوزخ کے یہ عذاب بھی علاج کے طور پر ہونگے تاکہ اسے تمام گندگیوں سے پاک کرکے جن میں وہ اپنے اعمال کے سبب سے پڑ گیا تھا اعلیٰ درجہ کی ترقیات اور غیر متناہی کمالات حاصل کرنے کے قابل بنا دیں

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تباہ شدہ مخلوق کی دستگیری کیلئے ایک مامور دنیا میں بھیجتا ہے جو آکر انکی گم شدہ متاع پھر انکو دیتا ہے۔ (خلیفۂ اول رضؓ)

مسیح بیان ہر دو حصہ۔ پنجابی منظوم بر مسئلہ وفات مسیح۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۵/ پر ملیگا

بیت کہ نیکی یہ غرض ہو کہ دنیا کی محبت سرد ہو۔ اپنے مولا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب ہو۔ سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو (مسیح موعودؑ)

لنڈن کی سیر

لنڈن ایک بہت بڑا قابل دید شہر ہے۔ میلوں تک شہر کے اندر ریلیں چلتی ہیں۔ کچھ زمین کے نیچے سرنگوں میں کچھ زمین کے اوپر ریل کے علاوہ ٹریم چلتے ہیں اور موٹریں۔ ایک ایک موٹر میں پچاس آدمی بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر بازار میں گاڑیوں کی سڑک علیحدہ اور پیدل چلنے کی علیحدہ۔ تب بھی گاڑیوں کے نیچے کچل کر مرنے کی روزانہ وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہر جگہ راستوں میں سرکاری پاخانے بنے ہوئے ہیں۔ اور صفائی کا ایسا انتظام ہے کہ کسی گھر اور کسی پاخانہ کا پانی کسی کوچہ اور بازار میں نہیں آتا۔ کوئی گندی نالی سڑکوں یا راستوں میں نظر نہیں آتی بھنگی اور چوہڑا پاخانوں کی صفائی کے لئے گھروں میں نہیں آتا۔ ہر ایک پاخانہ کا پانی زمین دوز نالیوں میں چلا جاتا ہے خود ہی نلکے کے پانی سے صاف ہو جاتا ہے۔ امیر غریب سب کے گھروں کا یہی حال ہے۔ شاید ہی سینکڑوں میں کسی کا اپنا ذاتی مکان ہو ورنہ سب لوگ کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور ایک مکان میں کئی کئی کرایہ دار رہتے ہیں۔ ہر شخص کیلئے نہ صرف بستر اور چارپائی ہی الگ ہوتا ہے۔ بلکہ بیٹھنے اٹھنے اور سونے کے حتیٰ کہ بچوں کے سلانے کے بھی جدا کمرے ہوتے ہیں۔ اور ایک ڈبل پلنگ میاں بیوی کے واسطے ضرور ہوتا ہے۔ سب لوگ کھانا میز پر کھاتے ہیں۔ چھری کانٹے کا سب استعمال کرتے ہیں۔ ہر کھانے کا الگ برتن ہوتا ہے۔ برتن میں اگر کھانا بچ جائے وہ پھینک دیا جاتا ہے۔ لنڈن میں ہر روز ہر صبح کو ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت سب سے پہلی بات اگر کرینگے تو یہ کہیں گے۔ آج بہت اچھا دن ہے بہت پیارا دن ہے یا بہت خراب دن ہے یا بڑی مصیبت کا دن ہے۔ اگر سورج نکلا ہو اور زیادہ بادل نہیں تو اچھا دن ہے۔ اور اگر برسات یا ہوا تیز اور سورج نہیں تو برا دن ہے۔ بازاروں میں کوئی شئے خریدو خواہ ایک پیسہ ہی کی کیوں نہ ہو۔ کاغذ میں لپیٹ کر خوشنما پیکٹ بنا کر تاگہ باندھ کر ادب کے ساتھ پیش کرینگے۔ لینے والا تھینکس (شکریہ) ادا کریگا۔ اور شکریہ اسقدر استعمال ہے کہ بات بات پر تھینکس ادا کرتے ہیں۔ سردی کی وجہ سے بڑے بھاری بوٹ۔ دو دو جرابوں پر پہنتے ہیں اکتوبر ہی سے سخت سردی ہو جاتی ہے مکانوں کے دروازے بند ہر کمرے میں آگ جلتی رہتی ہے۔ لنڈن میں بغل اور ناپاکی کے بال کم لیتے ہیں۔ پاخانہ میں پانی کا استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ کاغذ استعمال کرتے ہیں غسل کرتے ہیں تو پانی کا ٹب بھر کر اسی مستعمل پانی میں غوطے دیتے اور اوپر ڈالتے ہیں۔ باہر نکلکر تولیہ سے بدن صاف کرتے ہیں۔ نوجوان عورتیں گریبان اور گلا کھلا رکھتی ہیں۔ چھاتی کے قریب تک بدن کا ننگا رکھنا فیشن میں داخل ہے۔ ہر شخص کام کرنے میں پھرتی چستی اور ہمت اور جفاکشی دکھاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہاں جو ٹکٹ دینے والی عورتیں ہیں یہاں کے اسٹیشن کے بابوؤں سے بڑھی ہوئی ہیں۔ جتنی دیر میں یہ دس ٹکٹ دس آدمیوں کو دیں وہاں کی عورت پچاس کو تقسیم کرتی ہے۔ مشین کی طرح وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ وہاں کے اخبارات لاکھوں کی اشاعت میں چھپتے ہیں۔ اور چند گھنٹوں ہی میں چھپکر اور پیکٹ بنوا کر ٹکٹ لگا کر روانہ کر دیئے جاتے ہیں بعض اخبارات تازہ خبریں دینے کے لئے دن میں چار دفعہ چھپتے اور لاکھوں بکتے ہیں۔ ہر مرد عورت لڑکی لڑکا اتنی تعلیم ضرور حاصل کئے ہوئے ہے کہ اخبار پڑھ سکے اور چٹھی لکھ پڑھ سکے۔ ابتدائی تعلیم سب کے لئے لازمی ہے۔ جگہ جگہ مدارس مفت کھولے ہوئے ہیں۔ ۱۴ سال سے کم عمر کا لڑکا ملازم نہیں رکھا جا سکتا جو رکھ لے وہ مجرم۔ سٹیشنوں اور بازاروں میں ہزاروں آدمی ہوتے ہیں۔ مگر کوئی شور نہیں۔ کسی کو کوئی آواز نہیں دیتا۔ سب آہستہ بات کرتے ہیں۔ البتہ چلنے والی گاڑیوں کا بڑا شور ہوتا ہے۔ وہاں میوزیم عظیم الشان

نرا اتحاد بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ جب تک اس وحدت سے فائدہ متمتع کرنے والا کوئی نہ ہو۔ غرض ہر حال میں ایک امام کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ (خلیفہ اوّل رض)

نور القرآن اوّل حصہ۔ ردّ عیسائیت تصنیف حضرت مسیح موعودؑ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۸ر میں خریدو

سُنّت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے۔ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا (مسیح موعودؑ)

کتبخانہ ہے۔ جس میں ہر مذہب و ملت اور ہر علم و فن حتّٰی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تمام تصنیف موجود ہے۔ لنڈن میں ناچنے کو ایک مہذب ورزش سمجھتے ہیں گھر گھر گانا اور پیانو باجا سکھایا جاتا ہے۔ روپیہ پیسہ کی اس جگہ کوئی قدر نہیں ہے۔ ہر چیز گراں ملتی ہے۔ اور قریباً ہر ملک کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ کپڑوں کی دھلائی دھوبی فی کپڑا ۲؍ اور فی رومال خوردہ ا؍ لیتا ہے۔ بعض دوکانیں ایک گاؤں جتنی بڑی ہوتی ہیں پانچ پانچ منزل تک اوپر نیچے کمرے کے ساتھ کمرا چلا جاتا ہے۔ بعض دوکانوں میں دو دو ہزار ملازم ہوتا ہے۔ ایسی دوکانوں میں ضرورت کی ہر شے مہیا ہو سکتی ہے۔ مثلاً ہوٹل۔ کتبخانہ۔ درزیخانہ۔ دودھ مٹھائی سبزی فرنیچر وغیرہ وغیرہ۔ اور ساتھ ہی ہر دوکان کی مجلد خوشنما فہرست مفت تقسیم کیجاتی ہے۔ ہر دوکان خود ایک عجائب گھر ہے۔ اگر کوئی دوکان پر آئے۔ ساری دوکان میں پھرے دیکھے صدہا اشیاء کے نرخ دریافت کرے اور پھر کچھ بھی نہ خریدے تو دوکاندار کی تیوری پر بل نہیں پڑتا۔ ہر چیز کی قیمت مقررہ اور اس پر لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ بعض بڑے بڑے تاجروں کی دوکانیں سینکڑوں کی تعداد میں مختلف مقامات میں ہوتی ہیں۔ اور غریبوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اکثروں کے پاس رات کا کھانا اور بستر کبھی نہیں ہوتا۔ گلی کوچوں میں سپاہی پھرتے نہیں دیتے۔ بغیر کرایہ وصول کیئے کوئی اپنے مکان میں نہیں گھسنے دیتا۔ گھر میں ہر ایک لڑکا اور لڑکی اپنی اپنی تنخواہیں لائیں اور والدین کو دیں تو روٹی کھائیں۔ تنخواہیں وہاں ہفتہ وار تقسیم ہوتی ہیں چھ دن کام کرتے ہیں ہفتہ کے نصف دن کی رخصت اور ساتھ ہی تنخواہ ملجاتی ہے۔ اتوار کو کام بند سب رخصت مناتے ہیں۔ اتوار کو کوئی ڈاک نہ آتی ہے نہ جاتی ہے۔ بازار بند رہتے ہیں۔ گرجوں میں تھوڑے آدمی جاتے ہیں۔ اکثر سیرگاہوں تماشوں اور سمندر کے کنارے ہوا کھاتے ہیں

مرثیہ علامہ روشن علی رضؓ مرحوم

(مرتبہ مولنا مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب مرزاخانی مالیرکوٹلہ)

آہ! کس روشن ضمیرِ قوم کا ماتم ہے آج
تیرہ و تاریک ہے عالم نظر میں آج کیوں
دیدۂ احباب سے کیوں غم کے آنسو ہیں رواں
کیوں دلوں میں آج وہ جمعیتِ خاطر نہیں
کل تلک تو شادمان و شاد تھے یاروں کے دل
کل تلک تھا بزم دل میں ساز و سامانِ طرب
کل تلک پیران فرخ خال تھے پورے جواں

آہ! کس روشن دلِ بیدار دل کا غم ہے آج
روشنی کیوں چار اطراف جہاں میں کم ہے آج
احمدیت کس لیئے با دیدۂ پُر نم ہے آج
بزم یارانِ طریقت کس لیئے برہم ہے آج
چہرہائے دوستاں کا اور ہی عالم ہے آج
کیوں خوشی کا تار ٹوٹا راگنی درہم ہے آج
کچھ بتائے کوئی کیوں پشت جواں خم ہے آج

چل بسے یاروں کو حیراں چھوڑ کر روشن علی
بزم یاراں کو پریشاں چھوڑ کر روشن علی

قلزم علم شریعت اور دریائے علوم
کشورِ علم الٰہی میں سکندر کی مثال

اُس کے سینہ میں نہاں لولوئے لالائے علوم
اور دانائے علوم پاک دارائے علوم

ہم اِس مدّعی کے دعوے کے امتیاز کیلئے عقلی اور نقلی دلائل سے اگر فیصلہ چاہیں تو یقیناً اِس نتیجہ پر پہنچینگے کہ واقعی یہ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے۔ (خلیفۂ اوّل رضؓ)

نغز اکمل ساتواں حصہ۔ قاضی اکمل صاحب کی نظموں کا مجموعہ محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ۱۴؍ پر ملیگا

اگر قرآن کریم کو غور سے پڑھو تو تمھیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا رحم ہی چاہتا ہے، کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کر کے روحانی عذاب سے نجات پائے۔ (مسیح موعودؑ)

اُس کے ہاتھوں میں مزیّن خاتمِ علم و ادب
وہ سلیماں کی طرح فرمانفرمائے علوم
چشمِ دل پُر نور اس کی گو بصارت تھی ضعیف
گوش ہوش اُس کے تھے گویا چشم بینائے علوم
کان کے رستہ سے اس نے پی لئے علم و ادب
کیا کہوں سُن سُن کے اُس نے کس طرح کھائے علوم
علم و فن کے لعل اوگلتا تھا دہانِ پاک سے
موتیوں سے بھی گرانقدر اُس نے پھیلائے علوم
معدنِ علم و ہنر وہ مخزنِ فضل و کمال
کتنے فاضل ہو گئے جب اُس نے بتلائے علوم

عالم و فاضل یہ اس پر عامل و کامل تھا وہ
ایسا کامل تھا کہ اپنے علم کا عامل تھا وہ

کون ایسا درسِ قرآن اب سنائے گا ہمیں
کون اب رفق و مدارا سے بٹھائے گا ہمیں
طوطئ شکر شکن کے آہ وہ نغمے کہاں
کون حقانی ترانے اب سنائے گا ہمیں
ہے ہزار نغمہ سنجِ احمدیت دم بخود
وجد میں اور بیخودی میں کون لائے گا ہمیں
اُف جگانے والے نے مُلکِ بقا کی راہ لی
دیکھئے اب کون غفلت سے جگائے گا ہمیں
خار بنکر اک خلش پیدا کرے گا روز و شب
درد اب اُس کی جُدائی کا ستائے گا ہمیں
بن کے سودائی پھرینگے دشت و صحرا چھانتے
اُس کا سودا ہے کہ دیوانہ بنائے گا ہمیں
ایک نشہ تھا کہ جس میں چُور رہتے تھے مدام
کون ایسا ساغرِ صافی پلائے گا ہمیں

رُوٹھ کر احباب سے وہ مست ساقی اُٹھ گیا
بن کے مست ساغرِ صہبائے ساقی اُٹھ گیا

پُر ارادت کتنے شاگرد اپنے پیدا کر گیا
نوجوانوں کو علومِ حق کا شیدا کر گیا
رہ کے بیمارِ محبت نرگسِ مستانہ وار
اپنے شاگردوں کو مستِ چشمِ شہلا کر گیا
مرنے والے میں اثر تھا عیسوی انفاس کا
زندۂ جاوید اک دنیا کو تازہ کر گیا
پرتو تھا اُس میں نورالدین تھا مسیحا کا
نورِ دینِ احمدِ والا دو بالا کر گیا
وعظ شوکت سے بھرے کہکر بآوازِ بلند
احمدیت کا جہاں میں بول بالا کر گیا
منکرینِ دین کو نیچا دکھا کر چل بسا
کلمۂ اسلام کو دنیا میں اونچا کر گیا
ہو گئی کم دوریاں بیماریاں کافور سب
نام اچھا لے گیا اور کام اچھا کر گیا

احمدِ والا نشان کا نام لیوا چل بسا
لے کے نام اللہ کا جانِ مسیحا چل بسا

کیا کہیں اُس کے بچھڑ جانے کا کتنا غم ہوا
اپنے دم پر کیا بنی جب آخر اُس کا دم ہوا
اُس کے پُر اسرار لیکچر اُس کے پُر تاثیر وعظ
یاد کر کے دوستوں میں اک بپا ماتم ہوا
بیعتِ دستِ مسیحا کا رہا پابند وہ
خوب ہی اُس نے نباہا عہد جو باہم ہوا
ہاں وہ دربارِ خلافت کا مریدِ باصفا
عاملِ احکامِ مرشد با دلِ خرم ہوا
بے تکلف دوستوں کا دوست اور یاروں کا یار
بینوا کتنے تھے پیدا اک نیا حاتم ہوا

حضرت کی صداقت کے متعلق سوال ہوا۔ فرمایا۔ تم نے کبھی کسی کو دنیا میں راستباز اور صادق تسلیم کیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا ہے تو وہ ذریعہ اور معیار کیا تھے۔ (خلیفۂ اوّلؓ)

گُرمُشن لیلا - تبلیغ زبان بھاشا میں - محمد یامین تاجر کتب قادیان سے - بغرض اشاعت عہ کے ۵۰

احادیث سے مقدم قرآن کریم کو نمبر اوّل پر مانتا ہوں۔ اور بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ یقین رکھتا ہوں (مسیح موعودؑ)

جب قوم اور ملک ضلالت میں پھنس جاتا ہے تو ایک انسان خدا سے تعلیم پا کر آتا ہے۔ جو قوم کو نجات دیتا ہے اور تزکیہ نفس کرتا ہے۔ (خلیفہ اوّل رضؓ)

بتلاؤں کیا کا انیس اور دردمندوں کا جلیس
ان فضائل کا شرف ہے آج باغ خلد میں

دوستوں کے درد و غم میں وہ شریک غم ہوا
کس شکوہ و شوکت و اجلال سے ویلکم ہوا

حافظ حق آشنا اب امن و راحت میں رہو
جنت الفردوس میں اور قصر جنت میں رہو

درس قرآں یاد آتا ہے تمہارا کیا کہیں
ہم جگر کی لیں خبر یا دل کو تھامیں اے اخی
آہ! قرآنی معارف آہ! اسرار حدیث
تھا ابھی اب اک خزانہ معرفت کا ہاتھ میں
لے گیا ہے ساتھ اپنے روشنی چشم دل
کچھ نہیں کہنے کے لائق ماجرائے درد دل
وہ ہجوم عاشقان علم و قرآن و حدیث

آہ! انداز بیاں وہ پیارا پیارا کیا کہیں
ٹکڑے ٹکڑے دل جگر ہے پارہ پارہ کیا کہیں
ہاتھ سے کیا جا رہا ہے دل ہمارا کیا کہیں
بیٹھا جاتا ہے یہ دل آفت کا مارا کیا کہیں
دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں کا تارا کیا کہیں
دل میں کھٹک کر رہ گیا افسانہ سارا کیا کہیں
بزم مستان الٰہی کا نظارہ کیا کہیں

بس تمہارے جاتے ہی سارا سماں جاتا رہا
وہ زمیں جاتی رہی وہ آسماں جاتا رہا

جب تمہاری مرگ بے ہنگام کی پہنچی خبر
تار کا پیغام بھیجا خطۂ کشمیر سے
ظل نور الدین تھا اور پیکر عبد الکریم
احمدیت پر بھی اور اسلام پر اس کی وفات
اس مصیبت کا غم و اندوہ مٹ سکتا نہیں
دل میں اٹھتا ہے کہ چل کر خطۂ کشمیر سے
موسم گرما کی تابش اس کی مانع ہو گئی

حضرت والا کے دل پر کیا ہوا اس کا اثر
آہ! رخصت ہو گیا اسلام کا اک نامور
رہنمائے احمدیت دین حق کا راہبر
ایک صدمہ ہے بڑا اک حادثہ دشوار تر
سانحہ یہ نقش ہوگا لوح دل پر عمر بھر
اڑ کے جا پہنچیں کہیں روشن علی کی نعش پر
ان کے جسم پاک پر موسم نہ کر جائے اثر

کیوں نہ ہو تم تھے مرید خاص اور استاد بھی
مال ایاد ہمت کالبی اور صاحب ارشاد بھی

یاد رکھنا ہم تمہارے یار تھے غمخوار تھے
شمع تھے تم۔ جس پہ ہم گرتے رہے پروانہ وار
اک زمانہ تھا سنبھالتے زور پر اٹھتے تھے ہم
دشمنوں کے آڑے آتے تھے سپر ہو کر بہم
تم ہی تھے داروئے درد اور تم ہی تیمار دار
کیا کہیں کیا دل پہ گزری جب ہوئے بیمار تم
درد دل سے کیں دعائیں تندرستی کے لیے

تم ہمارے غم ربا تھے یار تھے دلدار تھے
ماہ تھے تم اور تمہارے گرد ہم پرکار تھے
تم ہمارے بال و پر تھے اور ہم پردار تھے
شہسوار فارسی کے تیغ جوہر دار تھے
یاد ہے روز مصیبت جبکہ ہم بیمار تھے
کچھ نہ کر سکتے تھے ہم مجبور اور لاچار تھے
لب پہ اپنے ورد یا ستار یا غفار تھے

تم گئے تا ہم کو بھی جلدی بلا لیجے وہاں
اپنے پہلو میں جگہ دے کر لٹا لیجے وہاں

تقریر سیالکوٹ: حضرت خلیفہ دوم کی تقریر صداقت مسیح موعودؑ پر محمد یامین تاجر کتب قادیان ۳ر سے ملے گی۔

اگر کوئی صبر اور صدق سے سُننے والا ہو۔ تو ایک لاکھ سے بھی زیادہ پیشگوئیاں اور نشان میری تائید میں ظاہر کئے گئے ہیں (مسیح موعود)

اِخلاقی و دینی سنہری نصیحتیں

(از خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ)

اللہ پر ایمان ہو۔ فرشتوں پر ایمان۔ رسولوں پر۔ بدیوں سے بچتے رہیں۔ مَیں ایک ایسا پیشہ رکھتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدیوں میں سے ایک بدی نے دُنیا کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ کالجوں سکولوں وغیرہ سے میرے نام خطوط آتے ہیں۔ ان میں ۹۵ فیصدی خطوط میں اُن مرضوں کا ذکر ہوتا ہے جو شہوت کی فرمانبرداری سے پیدا ہوتا ہے۔ باوقار انسان اپنے آپ کو بیہودہ باتوں سے بچائے۔ مُنہ سے فحش نہ بولے۔ خصوصاً مجلسوں میں بیہودہ حرکات نہ کرے۔ لوگوں کی عیب چینی میں نہ لگا رہے۔ ٹھٹھا نہ کرے۔ رذیلوں سے محبت نہ کرے۔ مادر پدر آزاد نہ بن جائے۔ نوجوان چھوٹی عمر کے لڑکوں اور بے حیاؤں سے بچے۔ حیا کلام میں بھی ہوتا ہے۔ آنکھ میں بھی۔ مگر حیا کا یہ مطلب نہیں کہ سچی بات کہنے سے رُک جائے۔ حرص سے بچتا رہے۔ سُستی چھوڑ دے۔ قسم قسم کی مصیبتوں پر صبر کرے۔ شہوت پر غضب پر بزدلی پر غلبہ اختیار کرے۔ منکر میں ہر قسم کا فسق و فجور شامل ہے۔ فسق و فجور سے کئی خاندان تباہ ہو گئے۔ قطع نسل تک نوبت پہنچ گئی۔ تکبر سے بھی آدمی کو بچنا چاہیئے کیونکہ یہ ایسی بلا ہے کہ اس کی شامت سے انسان اہلِ علم کی صحبت سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر فحش لایعنی سے بھی اپنے تئیں بچانا چاہیئے۔ شہوت کا دُکھ بُرا دُکھ ہے۔ پھر غضب کا۔ اِن دونوں کا قلع قمع کرنے کے لئے مفصلہ ذیل تدبیریں تجربہ شدہ ہیں:۔

آتشک و سوزاک والوں کی زندگی کا مطالعہ کرے۔ کوڑھی اور نامردوں کے حالات سے عبرت پکڑے۔ رئیسوں کے پاس آمد و رفت رکھے۔ پولیس کا مطالعہ کرے۔ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ مَیں ایک بزرگ کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک دن نہیں گیا۔ آپ نے پوچھا کیوں نہیں آئے۔ مَیں نے صاف صاف عرض کر دیا۔ سُستی۔ آپ نے فرمایا کبھی قصاب کی دُکان پر گئے ہو۔ کبھی کچھ دیکھا ہے۔ مجھے پہلے ان کی بات کی سمجھ نہ آئی۔ آخر آپ نے مجھے سمجھایا کہ دیکھو قصاب گوشت کاٹتے کاٹتے دو چھریوں کو آپس میں رگڑ لیتا ہے تا وہ تیز ہو جاویں۔ پس اسی طرح ایک انسان کو دوسرے انسان کی صحبت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ واعظوں کے وعظ سے فائدہ اُٹھاؤ۔ صُلحاء کی صحبت میں رہو۔

ایک حدیث شریف کا ترجمہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ

اگر ہو خلوت اگر ہو جلوت
مگر تُو خوفِ خدا کیا کر
اگر خوشی ہو اگر غمی ہو
مگر تُو قولِ صفا کہا کر
جو تنگدستی ہو یا فراخی
مگر تُو میانہ روی رکھا کر
جو تجھ سے خود ہی الگ ہو کوئی
مگر تُو ملتا سدا رہا کر
جو تجھ کو محروم رکھنا چاہے
مگر تُو اُس کو عطا کیا کر
جو ظلم تیرے پہ ڈھانا چاہے
تُو عفو اُس پہ سدا کیا کر
اگر تُو خاموش ہو کسی دم
تو صرف ذکرِ خدا کیا کر
اگر تُو کھولے زبان کسی دم
تو وعظ توحید کا کیا کر
اگر کہیں ہو نگاہ تیری
تو نظرِ بد سے بچا لیا کر

(خاکسار حافظ مبین الحق شمس۔ قادیان)

یہ وہ وقت ہے جبکہ اس شاہد کے آنے کی ضرورت ہے جو آکر ثابت کر دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے خدا کے محبوب اور پیارے تھے۔ (خلیفۃ المسیح ثانی)

کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا حکم ہے کہ ہر احمدی کے ہاتھ میں سوئی ہونی چاہیئے خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان سے ڈنڈیاں، سوئیاں بھی ملتی ہیں

جس نے حضرت مسیح موعودؑ کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ کیا وہ مسلمان ہے؟

خط بنام ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد۔ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(تشحیذ الاذہان جلد نمبر ۴)

آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں۔ کیا راستبازوں سے خالی ہیں۔ تو ایسا ہی آپکو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے کہ وہ ہزار ہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے۔ (اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸ میں فرماتے ہیں)

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مُفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ (اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ میں فرماتے ہیں۔) سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دیکر کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسولؐ کی پیشگوئی موجود ہے۔ اب جو شخص خدا اور رسولؐ کے بیان کو نہیں مانتا وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے۔ اور مجھکو باوجود صدہا نشانوں کے مُفتری ٹھہراتا ہے۔ وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔ (اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵ پر فرماتے ہیں۔) مَیں مسیح موعود ہوں اور خدا تعالیٰ نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں خدا کے نزدیک اتمام حُجت ہو چکا ہے۔ اور میرے دعوے پر اطلاع پا چکا ہے۔ قابل مواخذہ ہے۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ مُنہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اُس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اِس گناہ کا داد خواہ مَیں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے۔ جس کی تائید کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے۔ جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ مَیں دیکھتا ہوں جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ اُن تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا ہے۔ پس مَیں اب اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود اُنہی کے ہاتھ سے انکی وجہ کفر پیدا ہو گئی۔ انہیں کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں۔ (۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۱ء الحکم میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپکو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں) فرمایا مولویوں سے جا کر پوچھو کہ انکے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنیوالا ہے اُسکو جو نہ مانے گا اسکا کیا حال ہے۔ پس مَیں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا۔